

# مرجع غیب

مولف

مولوی سید غوث الدین صاحب مینی حنفی فاہری

مدیر ای مدرستہ نظامیہ

[www.fikreraza.in](http://www.fikreraza.in)

فَارَیظَرْعَا عَلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْكَ

# مَرْجِعِیْ

مُؤَلَّفَةٌ

مولوی سید غوث الدین صاحب سنی خفی قادری

مدرس مدرسہ نظامیہ

در عثمان پیر جامیہ لکھنؤ طبع شد

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الله محمد سيد المرسلين  
وعلى آله وصحبه الطيبين الطاهرين أجمعين ؑ أما بعد احقر العباد  
سيد غوث الدین سنی خفی قادی مدرس مدرسہ نظامیہ نجمہ مست اہل سنت  
جماعت مدعا نگار ہے کہ مولوی محمد لیلین صاحب نے ایک رسالہ (القول المقبول  
فی اثبات علم غیب الرسول) تالیف کر کے طبع کرایا۔ اُن کا قصد تھا کہ سہو  
کاتب سے جو غلطیاں ہو گئی ہیں درست کر کے وہ رسالہ مشہر کریں۔ مگر  
اُس کے پیشتر ہی مولوی محمد رفیع الدین صاحب معتمد مولوی عبدالحی حیدر آباد  
شاگرد مولوی نذیر حسین غیر مقلد و ہلوی نے اُس کا رد رسالہ علم غیب تالیف  
کر کے چھپوا کر مشہر کر دیا۔ کیا انصاف کے یہی معنی ہیں کہ ابھی تک وہ رسالہ  
مشہر نہ ہو اس کے پہلے ہی تردید طبع کر کے شایع کیجائے۔ سبحان اللہ کوئی  
ذمی نقل اس کو پسند کرے گا ہرگز نہیں۔ لطف خاص یہ ہے کہ باوجود عدم  
یافت علمی و عدم اطلاع علی مذہب اہل سنت جماعت رسالہ علم غیب میں اہل  
سنت جماعت پر حملہ کیا گیا فرضی طور سے سنی نمبر سنیو کی تحفیر لکھی ماشاء اللہ تقیہ ہو

ایسا ہوع اس کا راز تو آید و مرداں چنیں کنند بوجہ بغض و عداوت قیص شان نبوی  
میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ محمد رفیع الدین کا نام برائے نام ہے درپردہ  
اور ہی صاحب ہیں مجھ کو اس امر سے کچھ بحث نہیں کہ دراصل مؤلف کون  
صاحب ہیں چونکہ اہل سنت و جماعت پر سبھا حملہ کیا گیا۔ لہذا اُس کی تردید  
ضروریات دین سے سمجھ کر یہ چند اوراق ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ لفظ  
مؤلف سے مؤلف رسالہ علم غیب تصور کریں۔ مؤلف نے سب سے پہلے  
اس رباعی کو نقل کیا ہے ربا

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار	اگر کسے گوید کہ من دائم از و باد رہم
مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تمانہ گفتے جبریل	جبریلش ہم نہ گفتے تمانہ گفتے کردگار

اقول اس رباعی میں حصر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہ فرماتے  
جب تک کہ حضرت جبریل آپ کو خبر نہ دیتے۔ حالانکہ یہ غلط ہے بچند وجوہ  
اولاً یہ کہ احادیث قدسیہ صحاح ستہ و دیگر کتب احادیث میں بکثرت موجود ہیں  
اُن میں الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہیں اور مضمون اللہ تعالیٰ  
کا ہوتا ہے۔ خود حق تعالیٰ القا فرماتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام کا واسطہ  
نہیں ہوتا۔ اس امر کو ادنیٰ درجہ کا طالب العلم حدیث پڑھنے والا بھی جانتا ہے  
پس اگر حصر مذکور درست رکھا جائے تو تمام احادیث قدسیہ کا ابطال لازم  
آتا ہے یعنی اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہ فرماتے  
جب تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کو خبر نہ دیتے تو لازم آتا ہے کہ  
احادیث قدسیہ جن میں واسطہ حضرت جبریل کا نہ ہوتا بیکار اور غلط ہو جائیں

اور لازم بالبدلتہ باطل ہے۔ پس ملزوم یعنی حصر مذکور باطل ہو گیا۔ و  
 هو المطلوب: ثانیاً خواب میں بکثرت امور غائبہ پر حق تعالیٰ نے بلا توسط  
 جبریل علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی چنانچہ مشکوٰۃ  
 شریف میں ہے قال یثبت بجوامع العلم ونصرت بالرعب وبینا  
 انا نائم رأیتنی انیت بمفاتیح خزائن الارض۔ آپ فرماتے ہیں کہ خواب  
 میں مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھ کو دیدی گئیں۔  
 ترمذی شریف وغیرہ میں بہت حدیثیں موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو امور غائبہ پر حالت خواب میں اطلاع دی۔ سب کا تحریر  
 کرنا موجب طوالت ہے۔ ثالثاً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج  
 ہوئی تو حضرت جبریل علیہ السلام سدرۃ المنتہی تک رہ گئے اور آپ نفس  
 نفیس بالاسر بالاتشریف لینگئے اور ایسے مقام پر پہنچے کہ ملائکہ مقربین اور انبیاء  
 عظام کو اس مقام میں رسائی کی گنجائش نہیں چنانچہ مولانا روم ایک حدیث کا  
 خلاصہ مضمون تحریر فرماتے ہیں ۵

لی مع اللہ وقت بود آں دم مرا	لا یسع فیہا بنی محمد تبی
------------------------------	--------------------------

لی مع اللہ وقت لا یسع فیہ ملک مقرب ولا بنی مرسل اس پر  
 شاہد ہے وہاں خود حق رب العزۃ نے سرکارِ دو عالم کو ہزار ہا امور کی اطلاع  
 دی۔ چنانچہ مدارج النبوة جلد اول صفحہ (۲۰۳) میں ہے پس داد مرا علم اولین  
 وآخرین و تعلیم کرد انواع علم را علمی بود کہ عہد گرفت ازین کتمان آں را کہ  
 باہمیکس نہ گویم و ہمیکس طاقت برداشتن آں ندارد و جز من و علمی دیگر نبو

مخیر گردانید در اظہار و کتمان آں و علمی بود کہ امر کرد مرا تبلیغ آں بخاص و  
 عام اُمت ہن۔ معراج میں تین قسم کے علم آپ کو مرحمت ہوئے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک وہ علم محکوم غایت ہوا جس کے پوشیدہ  
 رکھنے کا مجھ سے عہد کیا گیا کہ کسی سے نہ کہنا اُس کی برداشت کی  
 طاقت سوائے میرے اور کو نہیں۔ دوسرا وہ علم جس کے پوشیدہ رکھنے اور  
 ظاہر کرنے کا اختیار محکوم دیا گیا۔ تیسرا وہ علم کہ خاص و عام اُمت کو اُس کے  
 پہنچانے کا حکم ملا۔ شب معراج میں اس قدر علوم آپ کو مرحمت ہوئے  
 بھلا یہاں واسطہ جبریل علیہ السلام کا کہاں تھا۔ پس یہ حصر کہ حضرت  
 جبریل علیہ السلام ہی سے خبر پا کر آپ فرمایا کرتے تھے اور بغیر اس کے ہرگز  
 نہ فرماتے تھے محض بیکار اور غلط ثابت ہوا اور صاف ظاہر ہو گیا کہ مولف  
 صاحب لیاقت نہیں ہیں اور اُن کو علم حدیث سے کچھ تعلق نہیں ہے  
 ترمذی شریف میں معاذ بن جبل سے روایت ہے فرایتہ عنہ و جبل وضع  
 کفہ بیک تفتی فوجدت برۃ اناملہ یلین ثدی فی فتلی کل شیئی فرماتے  
 ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پروردگار کو دیکھا اُس نے  
 دست قدرت میری پشت پر رکھا میرے سینہ میں اُس کی ٹھنڈک محسوس  
 ہوئی پس مجھ پر روشن ہو گئی کل شئی اوتمام چیزیں مجھ پر ظاہر ہو گئیں  
 ملاحظہ ہو کہ یہاں توسط کسی فرشتہ کا نہیں ہے بایں ہمہ کس قدر امور پر  
 حق تعالیٰ نے اطلاع دی مولف نے دیدہ و دانستہ عوام فریبی کی غرض  
 سے رباعی مذکور کو تحریر کیا یا اُس بیچارہ کو اُن احادیث صحیحہ کی اطلاع نہ تھی

پس حصہ مذکور باطل ہو کر مولف کی عدم لیاقت واضح ہو گئی اگر کوئی صاحب  
اعتراض کریں کہ آپ کی تقریر سے تو مولف محض جاہل ثابت ہوتے ہیں  
حالانکہ سنا گیا ہے کہ وہ دہلی پڑھنے گئے تھے۔ معترض صاحب آپ تعجب نہیں  
یہ وہی مثل ہے کہ ایک صاحب دہلی گئے وہاں چند روز رہ کر آئے کسی نے  
اُن سے دریافت کیا کہاں گئے تھے جواب ملا دہلی پوچھا گیا وہاں اتنی تہ  
کیا کرتے رہے (یعنی لیاقت علمی اور کسی نوع کا سلیقہ آپ کو نہیں آیا)  
جواب ملا دہلی میں بھاڑ جھونکتے رہے۔ کانپور میں دو چار طلباء ایسے بھی تھے  
کہ بغیر سمجھے بوجھے پڑھے جاتے تھے کسی نے کہا اس پڑھنے سے بجز تفسیح و تفسیر  
اور فائدہ ہی کیا ہے جواب ملا چند سال میں سند لجاؤ گی وطن جائیں گے تو لوگوں  
میں مشہور تو ہو جائیں گے کہ ہندوستان میں سے جناب مولانا احمد حسن صاحب  
کانپوری جو فاضل اجل ہیں اُن سے پڑھ کر سند لیکر آئے ہیں۔ اگرچہ لیاقت علمی  
نہیں ہے مگر اُردو و فارسی کی کتاب میں مطالعہ کر کے وعظ گوئی کو ذریعہ پروری کر لیں گے  
اور کہیں نہ کہیں جہاں میں اُدھ جھالیں گے۔ اُن سے کہا گیا کہ نیم حکیم خطرہ جان  
و نیم ملاحظہ ایمان مشہور ہے در صورت عدم لیاقت یہ وعظ موجب ہلاکت و  
وایمان ہے۔ بعوض ہدایت اس میں ضلالت متصور ہے۔ جواب ملا ایمان  
جائے بلا سے یاروں کے حلوے ناٹے تو ہاتھ سے نہ جائیں گے  
لوگ گمراہ ہوں مضائقہ نہیں مگر دو وقتہ گوشت روٹی تو لجاؤ گی یہ تمام  
حالات نتائج جہالت ہیں فتدبر رباعی مذکور کے بعد یہ عبارت ہے (رسالہ  
علم غیب حسب فرمایش مولوی رفیع الدین صاحب قد بطبع فی المطبع فخریہ)

خدا کی شان ایسی عبارت دیکھنے میں آئی کہ ہر فارسی دان و عربی دان اسکو  
 دیکھ کر پھر ک اٹھے گا۔ اللہ اللہ کیا بندش ہے اگر اس کو عربی عبارت فرض  
 کریں تو ترکیب ہوئی رسالہ علم غیب مبتداء اور قد طبع الخ اس کی خبر۔ پھر  
 درمیانی ٹکڑا حسب فرمایش مولوی رفیع الدین صاحب نہایت لطف دکھارہا  
 ہے دراصل رفعت مآب کو تحت المیزاب لاکر دراز جہالت کا جلوہ دکھارہا ہے  
 ماشاء اللہ چشم بدور کیا کہنا ہے۔ اور اگر فارسی عبارت تسلیم کی جائے تو رسالہ  
 علم غیب حسب فرمایش مولوی رفیع الدین تک تو ٹھیک ہے مگر اس کی خبر  
 یہ عربی فقرہ قد طبع الخ صاحب رفعت کو خیر انخطاط میں کر کے نیچا دکھارہا ہے  
 کیوں جناب اسی لیاقت پر تجربہ کتاب کا دعویٰ یہ منہ اور یہ گرم مصاحف  
 مولوی حسین صاحب کو اپنی غلطیاں درست کر کے رسالہ شائع نہ کرنے  
 دیا اور نجوائے قبل از مرگ دادیلا بڑی گرما گرمی سے فوراً یہ رسالہ علم غیب  
 شائع کر دیا۔ کیوں سچ کہنے منہ کے بل گرے یا نہیں۔ اگر زیادہ شوق چیرایا  
 ہے تو پھر دوبارہ لکھئے دیکھئے اب کے کیسی تردید ہوتی ہے قولہ سوائے  
 اللہ رب العزۃ اور کسی شخص کی غیب دانی ثابت ہے یا نہیں اہل سنت کا  
 کیا اعتقاد ہے جواب سوائے اللہ رب العزۃ کے اور کوئی شخص غیب دانی  
 نہیں اور جو کوئی شخص غیب ان سوائے اللہ رب العزۃ کے کسی کو کہے کفر ہے بحوالہ ائین  
 لوتزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لا ینعقد النکاح ویکفر لا اعتقاد ان  
 النبے صلعم یعلم الغیب اور آگے چلکر مختار الفتاوی وغیرہ کی عبارت  
 پیش لگئی ہے اقول بحول اللہ تعالیٰ در مختار میں یہ مسئلہ اس طرح ہے

تزوج بشهادة الله ورسوله لم يجز بل قيل يكفر اور اُس کے حاشیہ شامی  
 روا المختار میں ہے يكفر لانه اعتقد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 عالم الغيب قال في التبانة رخانه وفي الحجة ذكر في الملنقط انه لا يكفر لان  
 الاشياء تعرض على روح النبي صلى الله عليه وسلم وان السهل يعرفون  
 بعض الغيب قال الله تعالى عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احد الا  
 ما ارتضى من رسول انهي و مختار میں لفظ قیل قول بعض وضعف پر دلالت  
 کرتا ہے اور شامی نے صاف رد کر دیا اور لکھ دیا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ  
 اشیاء رسول اللہ صلعم پر پیش کئے جاتے ہیں انبیاء عظام بعض غیب کو پہچانتے  
 ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں ظاہر کرتا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مگر  
 جس سے راضی ہو گیا رسول سے اور بعض فقہاء نے مسئلہ مذکور کو بلفظ قالو  
 بیان کیا اور قالو غیر مستحسن و غیر مروی عن الأئمہ پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ  
 غنئیۃ المستملی شرح نیتہ المصلی میں صاف مذکور ہے کہ جو مسئلہ لفظ قالو سے بیان کیا  
 جائے وہ مستحسن نہیں اور ائمہ سے مروی نہیں پس مرجوع ہونا اور ضعیف  
 ہونا ثابت ہوا۔ اور ملحوظ وی حاشیہ در مختار میں ہے قوله يكفر لعل وجهه  
 انه حلال ما حرم الله تعالى لان الله تعالى لم يحل النكاح الا لشهوة  
 من الجنس فاذا اعتقد الحل بغير ذلك فقد خالف وفي شرح الملنقط  
 لانه ادعى ان الرسول عليه الصلوة والسلام يعلم الغيب اه و  
 قال شيخنا زاده نقلاً عن التبانة رخانه لا يكفر لان الاشياء تعرض على  
 روح النبي صلعم فيعرف بعض الغيب قال الله تعالى فلا يظهر

علی غیبہ احل الامن ارتضے مر رسول یعنی کفر کی وجہ شاید یہ ہے کہ  
 اُس شخص نے حلال و جائز سمجھ لیا اُس چیز کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام  
 کیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نہیں حلال کیا نکاح مگر مجنس گواہوں سے  
 پس جب اعتقاد کر لیا بغیر اس کے پس تحقیق خلاف کیا اور شرح ملتقی میں ہے  
 کہ اُس نے غیب دانی رسول کا اعتقاد کر لیا اور شیخی زادہ نے تاتار خانہ  
 سے نقل کر کے کہا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلعم پر اشیا  
 پیش کی جاتی ہیں پس بعض غیب کو آپ پہنچاتے ہیں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے  
 کہ اپنے غیب پر کسی کو ظاہر نہیں کرتا مگر جس سے کہ راضی ہو گیا رسول سے  
 طحطاوی نے کفر کی یہ وجہ قایم کی کہ انسان کے لئے انسان گواہ چاہئے  
 یہی حکم خدا ہے کہ گواہ مجنس ضروری ہے اب جو اُس نے غیر مجنس کو گواہ  
 بنایا تو خلاف حکم خدا کیا اور اخیر میں طحطاوی نے صاف بیان کر دیا کہ شیخی  
 زادہ تاتار خانہ سے نقل کر کے کہتا ہے کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ روح مبارک  
 پر اشیا پیش کی جاتی ہیں اور آنحضرت صلعم غیب کو جانتے ہیں اور آیہ کریمہ  
 غیب دانی کی دلیل ہے۔ اہل انصاف غور فرمائیں کہ جہاں مخالفت  
 میں صرف احتمال قایم ہو جائے تو استدلال باطل ہوتا ہے اذا جاء  
 الاحتمال بطل الاستدلال اس پر شاہد حال ہے اور فیما خریفہ میں  
 طحطاوی نے ایک گواہ مجنس کا احتمال قایم کر دیا جو استدلال کفر کو باطل  
 کرتا ہے اور پھر اخیر میں جا کر صاف لکھ دیا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء  
 کو غیب پر اطلاع ہوتی ہے اور اسکو آیت سے مدلل کر دیا۔ پس باوجود

ان باتوں کے شخص مذکور پر کیا کفر کا اطلاق آسکتا ہے ہرگز نہیں۔ شرح فقہ  
اکبر میں مذکور ہے کہ جب تک دلائل قطعیہ سے ثبوت نہ ہو لے کافر نہیں کہہ سکتے  
اور ملاحظہ کیجئے معدن الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے والصحیح ان

لا یکفر لان الانبیاء علیہم السلام یعلمون الغیب یعرفون علیہم  
الاشیاء ترجمہ صحیح یہ ہے کہ تحقیق وہ شخص کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء  
علیہم السلام جانتے ہیں غیب کو اور ان پر اشیاء پیش ہوتے ہیں۔

خراتہ الروایات میں ہے وفي المضمرات والصحیح انه لا یکفر لان

الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام یعلمون الغیب و یعرفون علیہم الاشیاء  
فلا ینکون کفرا ترجمہ اور صحیح یہ ہے کہ وہ شخص کافر نہیں ہوتا کیونکہ  
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام غیب جانتے ہیں اور ان پر اشیاء پیش کئے جاتے ہیں  
پس نہیں ہوگا کفر اور مجموعہ خانی جلد ثانی میں ہے۔ درفتا و ای حجتہ میگوید  
صحیح آنست کہ ایں مرد کافر نہ شود زیرا کہ اعمال بندگاں بر غیر علیہ الصلوٰۃ  
والسلام عرض میکنند۔ یعنی فتاویٰ حجتہ میں ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ شخص کافر  
نہ ہوگا کیونکہ بندوں کے اعمال آنحضرت صلعم پر پیش کرتے ہیں۔ ان  
تمام کتابوں سے یہی معلوم ہوا صحیح یہ بات ہے کہ کافر نہیں ہوتا۔ کیونکہ  
انبیاء غیب جانتے ہیں اور اعمال امت ان پر پیش کئے جاتے ہیں اور  
لفظ صحیح بمقابل فاسد مستعمل ہوتا ہے چنانچہ عیون البصار شرح  
اشباہ والنظائر میں مرقوم ہے پس صحیح کے مقابل قول کفر فاسد ہو کر  
مرد ہو گیا۔ خلاصہ یہ کہ ہماری تقریر سے قول کفر یا تو مرجوح یا غلط ہو گیا

اویصح قول پر فتویٰ دینا چاہئے غیر صحیح پر ہرگز فتویٰ نہیں دے سکتے جیسا کہ شامی  
میں مذکور ہے واذا اذیلت بالصحیح او الماخوذ به او بالیقین  
او عالیہ الفتویٰ لم یفت بخالفۃ اس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر صحیح  
پر فتویٰ نہیں دے سکتے عینی شرح بخاری جلد تاسع صفحہ (۳۴۹) میں ہے

اخرج ابن المبارک فی الزہد مطریق سعید ابن المسیب لیس من  
یوم الا یعرض علی المنبر صلعمامة غلاته وعلیشتہ فیعرف یسماہم  
واعمالہم فلذلک یشہد علیہم یعنی نہیں ہوتا ہے کوئی دن مگر میں  
یکجا تہی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر امت آپ کی صبح و شام پس پہچان  
لیتے ہیں آپ اُن کو ساتھ اُن کی علامتوں اور اعمال کے پس اس واسطے  
اُن کے گواہ ہوں گے روایت مذکورہ سے امت کا پیش کیا جانا صبح و  
شام اور حضرت کا اُن کو پہچاننا اور گو اہی دنیا ثابت ہے پس باوجود  
عبارات فقہاء اور روایت مسطورہ کیا کفر کا اطلاق کوئی کر سکتا ہے ؟  
کفر کا اطلاق آسان نہیں دلیل قطعی اُس کیلئے ضروری ہے ۔ پہلا قول  
مروج یا خلاف صحیح کوئی ذی عقل بھی دلیل قطعی کہتا ہے اب منصفین  
انصاف کریں کہ مؤلف صاحب بلا دلیل قطعی کا فر کہتے ہیں اب یہ کفر  
کس پر پلٹا اور کون کا فر بنا ہمارے تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ہمیں  
عبارات فقہاء سے اس قدر تو نفع ہو گیا کہ غیب دانی انبیاء علیہم السلام  
کی ثابت ہو گئی اور مؤلف کی تردید تو بدانتہا واضح ہو گئی کمال  
یخفی علی اہل العلم قول صحیح چھوڑ کر غیر صحیح فاسد قول نقل کرنا یہ عوام

کو دھوکا دینا نہیں تو اور کیا اور اگر مولف صاحب فرمائیں کہ مجھے ان روایتوں کی خبر نہ تھی تو جواب والا مہربانی فرما کر مدرسہ نظامیہ میں ابھی چند روز تحصیل علم کیجئے اس وعظ گوئی کو چھوڑ کر ذمی محنت کر کے یاقت پیدا کیجئے اُس وقت حقانیت آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گی اور اُس رد و قبح کی ضرورت نہ پڑے گی قولہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما

علمہما اللہ تعالیٰ احیاناً و ذکر الخفیۃ تصریحاً بالتکفیر باعتبار اعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب بمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ اقول یہ تو بہت درست اور بجا ہے ہمارا تو یہی ایمان ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ بالذات اور بالاستقلال غیب نہیں جانتے ہاں جو اللہ تعالیٰ نے معلوم کرا دیا جانتے ہیں بالذات غیب والی غیر خدا میں اگر تسلیم کیجائے تو مخالف آیت مذکورہ قل لا یعلم الخ کے ہوتا ہے اور خفیہ نے جو تصریح کفر کی کر دی ہے صحیح ہے بلکہ جمیع اہل سنت و جماعت کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اسی طرح وہ آیت ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الجن و البشر بھی نفی علم غیب بالذات کی ہے یعنی فی حد ذاتہ اور بلا واسطہ علم غیب کی نفی ہے اور علم غیب بہ اعلام الہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے آیت شریفہ فلا یظہر علی غیبہ احد الامر اتبصر من رسول اس پر دال ہے خلاصہ یہ کہ جو نفی علم غیب پر دلالت کرتی ہے اُس

سے مراد نفی علم غیب بالذات ہے اور جس آیت سے علم غیب ثابت ہوتا ہے اُس سے مراد علم غیب بتعلیم الہی وبالواسطہ ہے پس دونوں آیتوں میں وجہ مطابقت واضح ہوگی۔ اگر کوئی شخص دریافت کرے کہ یہ بالذات وبالواسطہ کا فرق اور اس پر وجہ مطابقت بین الائن کہاں سے نکالتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ یہ کتب مرقومۃ الذیل سے ثابت ہے جامع الصغیر میں امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اما قوله لا یعلم فمفسر بانہ لا یعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا یعنی یہ جو ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی علم غیب نہیں جانتا پس اسکی تفسیر اس طرح ہے کہ بالذات وبالاستقلال سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا امام نووی کتاب المنشورات وعیون مسایل المهمات میں فرماتے ہیں ما معنی قول اللہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ هذا من القرآن والحديث مع انه وقع علم ما فی غد فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرامات الاولیاء الجواب لا یعلم ذالک استقلالاً ولا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ تعالیٰ للانبیاء والاولیاء ولا استقلال لہم کیا معنی ہیں قول اللہ تعالیٰ کے حکم سے اے رسول کہ سوائے خدا کے کوئی غیب جانتا نہیں اور قول نبی کریم ہے کہ سوائے خدا کے کوئی غیب جانتا نہیں اور قول نبی کریم ہے کہ سوائے خدا کے کوئی غیب جانتا نہیں حالانکہ معجزات نبی وکرامات اولیاء میں وقوع علم

ما فی الغد ہوا ہے یعنی کل کی باتیں انبیاء و اولیا نے بتلائی ہیں پس  
 بظاہر خلاف معلوم ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ اولیا و انبیاء سے بالذات  
 وبالاستقلال علم غیب کی نفی ہے اور حبلہ معلومات الہیہ اُن کو علم نہیں ہے  
 ہاں بالواسطہ علم غیب جو بہ تعلیم الہی ہوتا ہے وہ اُن کیلئے ثابت ہے  
 اور شرح شفا خفاجی میں ہے ہذا لاینافی الایات الدالۃ علی انہ لا یعلم

الغیب الا اللہ فان المنفی علمہ من غیر واسطہ واما اطلاعہ علیہ باعلامہ

اللہ تعالیٰ فامر متحقق بقولہ فلا ینظر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ من  
 رسول اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو آیتیں اس بات پر دلالت کرتی  
 ہیں کہ سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی غیب نہیں جانتا تو اس میں بالذات  
 وبالاستقلال وبالواسطہ علم غیب کی نفی ہے لیکن اطلاع پانا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب پر بہ تعلیم الہی پس امر ثابت کیا گیا ساتھ قول  
 اللہ تعالیٰ فلا ینظر علی غیبہ احد الا الخ کے اور تفسیر نیشاپوری میں ہے۔

لا اعلم الغیب فیکو فیہ دلالتہ علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلم  
 الا اللہ اس سے ظاہر ہے کہ نفی علم غیب بالذات وبالاستقلال کی آیت  
 میں مراد ہے امام زرقانی شرح مواہب قطلانی کی جلد (۷) صفحہ ۲۲۲ میں

فرماتے ہیں وقد تواترت الاخبار واتفقت معاینہا علی اطلاعہ

صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب کما قال فیاض ولاینافی الایات الدالۃ

علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت

من الخیر لان المنفی علمہ من غیر واسطہ کما افادہ المتن واما

اطلاعه علیہ السلام باعلام اللہ تعالیٰ فمتحقق بقوله الامن ارتضا  
من رسول ۛ ترجمہ نفی ضرور نہیں خلاصہ یہ کہ احادیث بحسب  
المعنی درجہ تواثر کو پہنچ گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع  
علم غیب پر ہوئی اور وہ آیتیں ہرگز منافی نہیں ہیں جن میں یہ ہے کہ سوا  
خداوند تعالیٰ کے کوئی علم غیب جانتا نہیں کیونکہ اُن میں نفی علم غیب  
بلا واسطہ کی ہے اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غیب پر مطلع  
ہونا بہ تعلیم الہی متحقق ہے ساتھ قول اللہ تعالیٰ الامر ارتضا من رسول

کے اور علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں ابن خازن تفسیر لباب لتاویل  
میں اور دیگر محققین نے بھی فرمایا ہے کہ نفی علم غیب بالذات و بلا واسطہ  
آیت میں مراد ہے اور بالواسطہ علم غیب دوسری آیت سے ثابت ہے  
پس منافاة مرتفع ہو گئی اسی بنا پر ملا علی قاری نے بھی الاما علمہم  
اللہ تعالیٰ کہہ کر ثابت کر دیا کہ جو علم خداوند تعالیٰ نے مرحمت فرمادیا اور  
جن اشیاء پر اطلاع خود حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو دی وہ سب  
ہے پس ثبوت علم غیب بالواسطہ ہو گیا ہاں بالذات علم غیب البتہ نفی  
ہے اس طرح وہ جو مؤلف نے صفحہ (۱۲) و (۱۳) میں تحریر کیا ہے یہی  
نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے من زعم

انہ یخبر الناس ما یكون فی غد فقد اعظم علی اللہ القرینۃ واللہ تعالیٰ  
یقول لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ یہی مراد  
ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جو شخص گمان کرے کہ آنحضرت

ما یكون فی غل کی خبر دیتے ہیں پس اس نے افترا جاری کی اللہ پر کیونکہ  
 اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ غیب کی بات سوائے رب العزۃ کے کوئی جانتا  
 ہی نہیں۔ غرض یہ ہے کہ ما یكون فی غل کا علم آپ کو بالذات اور  
 بالاستقلال نہیں۔ ہاں یہ تعلیم الہی آپ کو علم غیب ہے۔ عینی شرح بخاری  
 جلد (۱۱) صفحہ ۵۲ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول (من حدثک انہ  
 یعلم الغیب فقد کذب) کے تحت میں فاما حدیثی الرسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یعلم منذ لا ما علم یعنی کوئی دعویٰ نہیں  
 کرتا کہ بلا تعلیم الہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے حضرت عائشہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول کے تحت میں علامہ عینی نے فقرہ مذکورہ  
 تحریر کر کے ثابت کر دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہی غرض ہے کہ بلا واسطہ  
 علم غیب کی نفی ہے اور یہ اعلام الہی علم غیب کی نفی مقصود نہیں اور  
 رہا یہ امر کہ علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر رحمت ہوا تھا  
 یہی شارح فقہ اکبر ملا علی قاری کے قول سے اور دیگر دلائل قویہ سے  
 آئندہ تحریر کریں گے اور یہ بھی کہ علمائے فرقہ و مابینہ دربارہ علم غیب  
 کیا کہتے ہیں صفحہ (۴۱) میں مؤلف نے صدر الدین اصفہانی کی عبارت  
 نقل کی ہے وہ بھی ہمارے ہرگز مخالف نہیں بلکہ مفید مدعا ہے  
 کیونکہ انہوں نے پہلے علم غیب کی نفی کی ہے اور اخیر میں صاف  
 کہہ دیا ہے وطریق هذا المعلوم اما بالنوحی اولا لہام عند من جعلہ  
 طریقاً الى علم الغیب تو اب ہر ذی علم کہہ گیا کہ جب علم غیب

بذریعہ وحی و الہام تسلیم کیا گیا تو نفی علم غیب سے مراد نفی علم غیب بالذات و بالاستقلال ہے یعنی بذاتہ علم غیب ثابت ہے اور یہی سہا مدعا ہے اسی طرح وہ واقعہ جو چند عورتیں گارہی تھیں ان میں سے ایک عورت نے جب یہ مصرع کہا (فیما نبی بعلمہ ما فی غد) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دسعی هذا وقولی غیر ذالک آپ نے منع فرمایا کہ اسے چھوڑ دے اور سوائے اس کے کہہ - کیونکہ اس میں اسناد علم غیب مطلقا کی میرے جانب ہوتی ہے اور مطلق علم غیب تو اللہ ہی کو سزاوار ہے چنانچہ لمعات میں مسطور ہے انما منعہن

کراہیۃ ان یسند علم الغیب مطلقا الی صلی اللہ علیہ وسلم و لا یعلم الغیب الا اللہ یعنی آپ نے منع کر دیا اون کو کیونکہ مکروہ سمجھا اسناد بحسب الاطلاق) علم غیب مطلقا کی اپنی طرف حالانکہ یہ بحسب الاطلاق علم غیب اللہ ہی جانتا ہے اور ملا علی قاری مرقاة جلد ثالث صفحہ (۴۱۰) میں فرماتے ہیں او الکراہیۃ ان یدکر

فی اثناء ضرب الدف و اثناء مرثیۃ القتلۃ لعلوم منصبہ عز الذلک یعنی آنحضرت نے جو اس کو منع فرمایا اس کی وجہ یہ ہے چونکہ دف بجا کر وہ کہتی تھی اسلئے آنحضرت صلعم نے اثناء ضرب دف میں اپنے ذکر کو مکروہ تصور کیا کیونکہ آپ کی شان عظیم ہے یا اسلئے کہ مرثیہ مقتولین میں اپنے ذکر کو مکروہ تصور کیا یہ سب اسنے علو شان کے - ان توجہیوں سے معلوم ہوا کہ فی نفسہ علم غیب کی نفی مقصود

نہیں کہ میں کل کی بات نہیں جانتا بلکہ مثنوی مقتولین میں اثنائے ضرب وٹ  
میں میرا ذکر محجہ کو مکروہ و ناپسند معلوم ہوتا ہے اس کا طے آپ نے  
منع فرمایا کیا عمدہ توجہات شارحین کر رہے ہیں لیکن مولف صاحب نے  
تو بسبب بغض و عناد تنقیص شان نبوی کیلئے کمر باندھ رکھی ہے وہ ان  
علماء کی توجہات کو کیوں بیان کریں گے دیدہ و دانستہ بغض و عناد  
عوام چھوڑ جائیں گے۔ ہاں اگر نفی علم غیب کا کوئی لفظ کہیں دیکھ پائیں گے  
تو اُس کے نقل کیلئے موجود ہیں۔

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ صدر الدین اصفہانی کے کلام سے علم غیب بذریعہ  
وحی والہام ثابت ہے اور الہام سے علم غیب ہونا مولف نے یہاں تسلیم  
کر لیا اور رباعی مذکورہ میں حصر تھا کہ بغیر حضرت جبریل کے خبر دینے کے آپ کو  
غیب پر خبر ہوتی ہی نہ تھی تو اب دونوں عبارت میں تعارض و مخالف  
لازم آیا جو مولف کی عدم لیاقت کی نشانی ہے یا یوں کہا جائے کہ بھو  
دروغ گور حافظہ نباشد مولف کو رباعی کا خیال نہ رہا قول بعض اشخاص  
کہتے ہیں کہ علم غیب اولیاء اللہ اور انبیاء کو عطا ہوا ہے اور قرآن میں  
موجود ہے فلا یظہر علی غیب احد الا امر ارضی مر رسول یسنے  
نہیں ظاہر کرتا اپنے غیب پر کسی کو مگر جس کو برگزیدہ کرے رسول سے  
پھر تم کیوں انکار کرتے ہو۔ جواب اس کا یہ ہے کہ اس غیب میں کلام  
نہیں بہت سی غیب کی باتیں ہم سمجھ جانتے ہیں مثلاً امام مہدی کا آنا  
وزنول حضرت مسیح کا اور دجال کا آنا اور بہت سی چیزیں جو بہت

و دوزخ میں ہونگی کہ ہم کو بوسیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوئی ہیں تو تمہارے قول کے موافق لازم آتا ہے کہ ہم بھی غیب کے جاننے والے ہو جائیں۔ اقول ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں مولف صاحب کہتے ہیں کہ تمہارے قول کے موافق یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بالواسطہ ہے اس لئے لازم آتا ہے کہ ہم بھی غیب داں ہو جائیں کیونکہ بالواسطہ ہمیں بھی بہت سی چیزوں کی خبر ہے اور جب ہم غیب داں نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی غیب داں نہیں ہو سکتے ان کی غرض یہ ہے کہ بالواسطہ غیب دانی سے کچھ نہیں ہوتا۔ خلاصہ یہ کہ بہشت و دوزخ و خروج و جال اور نزول مسیح و دیگر امور کی بالواسطہ واقفیت سے کیا ہم غیب داں کہلائیں گے۔ پس بالواسطہ علم غیب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی غیب داں نہیں ہو سکتے نعوذ باللہ من الجور بعد الکور مصرع بعد مدت کے کھلا راز تمہارے دل کا: غالباً اسی بنا پر آنحضرت کو وہابی لوگ بڑا بھائی کہتے ہیں کہ بس ذرا سا فرق ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے معلوم کرا دیا اور ہمیں حضرت نے اطلاع دی نہ آپ کو علم غیب اور نہ ہمیں علم غیب کیوں جناب سچ فرمائے ان باتوں سے ایمان رہتا ہے یا جاتا ہے کیا ایمان داری اسی کا نام ہے جو امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے معجزہ ہوا اور جس کے باعث اعزاز شان مصطفویٰ ہو رہا آپ کے نزدیک کچھ نہیں علم غیب رسول اللہ کے مقابلہ میں یوں کہا جائے کہ بہت سی باتیں ہم بھی جانتے ہیں لاهول ولا قوۃ

ص ۱۸ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہابی لوگ بڑا بھائی کہتے ہیں۔"

خدا سے شرمائے توبہ کیجئے کہ ابھی در توبہ باز ہے۔ ملاحظہ ہو علم و شے  
 جس کے باعث آدم علیہ السلام کو فخر ملا کہ پر حاصل ہوا تفسیر کبیر جلد اول  
 صفحہ (۳۹) میں ہے علم آدم الاسماء کلہا ثم عرضہم علیہم لظہر  
 بذالک کمال فضلہ وقصورہم عنہ فی العلم اور اسی طرح کے  
 صفحہ (۳۹) میں ہے ہذا الایہ دالہ علی فضل العلم فانہ سبحانہ ما اظہر  
 کمال حکمتہ فی خلق آدم الابان اظہر علمہ فان کان فی الامم  
 وجود شئی اشرف من العلم لکان مر الواجب اظہار فضلہ بذالک  
 الشئی لا بالعلم یہ آیت فضیلت علم پر دلالت کرتی ہے کمال خلقت آدم  
 کو اس طرح ظاہر فرمایا کہ علم غایت کیا اللہ تعالیٰ نے اگر علم سے کوئی اور  
 شئی بزرگی میں زیادہ ہوتی تو اظہار فضل میں وہی وجوہاً پیش ہوتی معلوم  
 ہوا کہ علم ایک بڑی نعمت ہے کہ آدم علیہ السلام کو ملا کہ کا مسجود بنا یا گیا  
 اور فرشتوں نے بسبب قصور علم سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا کہا اور  
 تفسیر خازن میں الامم ارتفع من رسول کے تحت میں ہے الامر فیہ طغیہ  
 لوسالته ونبوته فظہر علی ما یشاء من الغیب حتی لیتدل علی نبوتہ  
 بما یخبرہ من الغیبات فیکون ذالک معجزۃ لہ وآیۃ دالۃ علی نبوتہ  
 یعنی مگر جس کو رسالت و نبوت کیلئے برگزیدہ کرتا ہے پس ظاہر کرتا ہے  
 اوپر اس چیز کے کہ چاہتا ہے یہاں تک کہ اُس کی نبوت کی دلیل ہو جائے  
 ساتھ اُس کے جو غیب سے خبر کرتا ہے پس یہ غیب دانی واسطے اُس  
 رسول کے معجزہ اور نشانی ہوتی ہے نبوت پر تفسیر مذکور اور دیگر تفاسیر

میں صاف صاف موجود ہے کہ یہ غیب دانی بہ اعلام الہی انبیاء کیلئے  
معجزہ اور علامت و نشانی نبوت ہے اب غور کرنے کی جائے ہے کہ جو  
شئی کہ باعث افتخار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اور جو معجزہ و نشانی نبوت  
ہو اُس کے متعلق یہ کہا جائے کہ ہم بھی بہت سی چیزیں جانتے ہیں  
ماشاء اللہ چشم بدور تعصب و عداوت ہو تو ایسی ہو۔ معلوم ہوتا ہے  
کہ مولف صاحب کے ذہن شریف میں یہ سمایا ہے کہ جو غیب بالذات  
ہے پس اُسی مقام میں لفظ غیب داں بول سکتے ہیں ورنہ نہیں یہ  
محض بالیخولیا ہے تمام مفسرین و فقہاء کی عبارت کو بغور معائنہ کریں  
کہ تمام بالواسطہ علم غیب پر علم غیب دانی کا اطلاق کر رہے ہیں شامی  
و موطاوی میں يعرفون الغیب مذکور ہے اور دیگر کتب فقہ میں علون  
الغیب مسطور ہے کما مر ہاں یہ ضرور تسلیم کرتے ہیں کہ جو علم غیب  
بالذات ہے وہ اعلیٰ ہے اور جو بالواسطہ ہے وہ اُس سے کم ہے یہی  
مطلب ہے اُس عبارت کا جو مولف نے فتاویٰ برازیہ سے نقل کیا ہے  
واما اعلام اللہ تعالیٰ الی قول لم یبق بعد الاعلام غیبا یعنی جب اللہ تعالیٰ  
نے خبر کر دی تو اب علم غیب بالذات نہ رہا بلکہ بالواسطہ ہو گیا اور اگر  
یہ مطلب لیں کہ بعد الاعلام مطلقاً علم غیب نہ رہا تو جملہ مفسرین و فقہاء  
کے خلاف ہوتا ہے کیونکہ تمام علماء بعد الاعلام کو علم غیب تسلیم  
کرتے ہیں اور غیب داں سمجھتے ہیں اور علم غیب بہ تعلیم الہی کو معجزہ رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم و دلیل نبوت رسالت تصور کرتے ہیں پس کسی دلیل

کے نزدیک یہ نہیں ہو سکتا کہ بعد الاعلام مطلقاً کسی نوع کا علم غیب نہیں رہتا پس بالبداهتہ واضح ہو گیا کہ مطلب یہی ہے کہ بعد الاعلام علم غیب بحسب الذات باقی نہ رہا بلکہ علم غیب بالواسطہ ہو گیا و هو المطلوب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس صحابی کو اس راز سے مطلع کیا دیکھئے اُن کی کیسی عظمت ہوتی تھی حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ کی عظمت ملاحظہ کیجئے عینی شرح بخاری جلد سابع صفحہ ۶۵۲ میں ہے اسراذہ خذیفہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ لانه صلى الله عليه وسلم اعلمه من امور من

احوال المنافقين واموراً من الذي بين هذه الامّة فيما بعد وجعل

ذلك سرا بينه وبينه لا يعلمه غيره وكان عمر رضي الله عنه اذا

مات واحد تبع خذيفة فان صلى عليه صلى عمر ايضا والا فلا حضر

خذيفہ کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے منافقین کے حالات سے

اطلاع دی تھی اور وہ امور جو اس اُمت میں ہونے والے ہیں اُن کو

بتلا دیا تھا اور یہ بھید تھا کہ اُن میں سوائے اُن کے کوئی واقف نہ

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب کسی کا انتقال ہوتا تو

حضرت خذیفہ کا اتباع کرتے اگر خذیفہ نہ نماز جنازہ پڑھتے تو حضرت عمر بھی

پڑھتے ورنہ نہیں پڑھتے۔ دیکھئے یہ علم اگرچہ اعلام بعد اعلام ہے کہ حق تعالیٰ

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا اور آنحضرت نے خذیفہ کو مطلع

کیا تو اس علم سے بھی کس قدر بزرگی خذیفہ کی ثابت ہوئی کہ وہ عالم سر رسول

صلعم کہلای چاپچہ کتب حدیث کے مطالعہ سے واضح ہے کہ حضرت عمر

کس قدر عظمت کرتے تھے مگر یہ یاد رہے کہ حضرت خدیجہ کو آنحضرت کے علم سے شہ غایت ہوا تھا پھر بھی یہ غفلت تھی جو اوپر تحریر ہوئی علم رسول ایک دریا ہے اور یہ بمنزلہ ایک قطرہ کے ہے پس اسی طرح اگر بعض چیزیں بطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیں معلوم ہو گئیں تو بمقابلہ کفار و بدین ایک یہ بھی نعمت ہے کہ بسبب شرف ایمان ہمیں یہ نصیب ہوئی جب خروج دجال و نزول مسیح ابن مریم ہوگا تو نصاریٰ و کفار یہ تو کہیں گے کہ مسلمان سچے نکلے اس قول میں کہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان امور کے خبر دی تھی بس اس قدر ہمارے لئے کافی و وافی ہے قولہ قبل اس کے علمائے ہلی و لکھنؤ وغیرہ سے استفسار کیا گیا تھا کہ ایسے شخص کے حق میں جو مقتد غیب دانی اولیاء انبیاء کو ہو کیا حکم ہے تو تمام علماء نے تحفیر کا حکم کیا اقول آپ نے یہ جو لکھا ہے (علمائے دہلی و لکھنؤ وغیرہ) تو فرمائیے کہ وغیرہ میں جو واحد کی ضمیر ہے اُس کا مرجع کون ہے اگر دہلی و لکھنؤ کے طرف پھرتے ہو تو جناب لادہ و شہر ہیں واحد کی ضمیر شنیہ کی جانب نہیں راجع ہو سکتی اور اگر علماء کی طرف پھرتے ہو تو وہ صیغہ جمع ہے ضمیر واحد بطرف جمع نہیں پھر سکتی کاش اگر آپ ہدایۃ النعم بھی پڑھ لیتے تو ایسی فاش غلطی آپ سے صادر نہیں ہوتی اور آپ کم لیاقت نہ ثابت ہوتے۔ کچھ کچھ بھی آپ کی اس لیاقت کو دیکھ کر قہقہہ اڑا رہا ہے لیکن آپ کو اتنا خیال کہاں ہے کہ باوجود عدم لیاقت پھر تحریر رسالہ پر آمادہ ہو گئے۔

اگر آپ یہ عذر و حیلہ کریں کہ یہ سہو کاتب سے غلطی ہو گئی ہے تو جناب من پھر مولوی حسین صاحب پر طوفان بے تمیزی کیوں باندھا گیا آیت کریمہ فلا یظہر علی غیبہ احد الا امری بقضے من رسول کے معنی پس نہیں ظاہر کرتا ہے اپنے غیب پر کسی کو مگر جس سے کہ راضی ہو گیا رسول سے۔ سہو کاتب سے (نہیں ظاہر کرتا ہے) کی جگہ (نہیں دیتا) تحریر ہو گیا تو آپ نے اس قدر شور و شغب کیوں مچایا جب کہ آپ نے سہو کاتب پر محمول کیا اسی طرح ہم بھی یہاں سہو کاتب پر محمول نہیں کریں گے اب آپ اپنے حواریوں چارپنیے والوں سے کہیں کہ رفعت مآب وغیرہ کی غلطی کھا کر تحت المیزاب پڑے ہیں خدا را کوئی امداد کر اور نہایت طرب انگیز تو یہ امر ہے کہ مولف صاحب لکھتے ہیں جو معتقد غیب دانی اولیاء و انبیاء کو ہو کیا حکم ہے۔ سبحان اللہ اُردو دانی آپ پر ختم ہے سچ تو فرمائیے یہ (کو ہو) کونسا محاورہ ہے اہل مدراس اگرچہ لفظ (کو) زیادہ بولتے ہیں مگر یہ آپ کا کونہرالا ہے۔ آپ لکھنو کا نام بذنا م نہ کریں ذرا اپنی اردو درست فرمائیں۔

دیکھئے صحیح اس طرح ہے (جو معتقد غیب دانی اولیاء و انبیاء کا ہو) کما هو الظاہر اور یہ جو لکھا ہے کہ تمام علماء نے کفر کا حکم کیا بعض غلط ہے رسالہ علم غیب میں جو فتوے نقل کئے گئے اُن پر خیداشناں کی مہر ہیں بعض تو غیر مقلد اور بعض غیر معتبر ہیں خیداشناں کے دستخطوں سے تمام علماء کا لفظ لکھنا یہ آپ کی جہالت و ابلہ فریبی

کی پوری نشانی ہے۔ مؤلف صاحب ضمیمہ کے صفحہ (۸) میں فرماتے ہیں صاحب رسالہ نے علم غیب کی تقسیم کر کے اپنے اجتہاد و تراشیدہ الفاظ سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ علم غیب انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو تبسمہ عطا ہو گیا۔ صرف فرق آنا ہے کہ علم الہی بالذات ہے اور ان کا علم بالعطا ہے۔ وہ قدیم یہ حادث۔ اور طرہ یہ کہ دلائل سے ثابت نہیں کر سکتے اقول وباللہ التوفیق مؤلف صاحب اپنے خیال خام میں سمجھ گئے ہیں کہ علم الہی تبسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہو گیا۔ حملہ معلومات الہیہ پر علم رسول کا احاطہ ہو گیا صرف بالذات و بالواسطہ کا فرق ہے اور قدم و حادث کا امتیاز ہے۔ افسوس صد افسوس چند کتب مناظرہ علم غیب جو فیما بین اہل سنت و جماعت و فرقہ و ماہیہ طبع ہو چکی ہیں اگر مؤلف صاحب ان کا مطالعہ کر لیتے تو اس یا وہ گوئی اور بیہودہ سرکاری کی نوبت نہ آتی اب ہم تحریر کرتے ہیں کہ علمائے اہل سنت و جماعت کیا فرماتے ہیں اور وہابی لوگ کیا اعتقاد رکھتے ہیں مؤلف نے کئی جگہ لکھا ہے کہ مسئلہ اہل سنت و جماعت و ماہیوں کی طرف منسوب کیا گیا اور وہابیہ کو مقابل ٹھہرا کر تمام مذاہب پر ہاتھ پھیرا ہے ایسا ہی ان لوگوں نے لفظ وہابی تراشا ہے مگر افسوس حقیقۃ الامر کو بیان نہ کیا۔ یا تو ابا فرسی بد نظری یا جہالت و بلاد کا ثمرہ ہے ناظرین ملاحظہ کریں علمائے اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے کہ معلومات باری عز اسمہ لا تعد ولا تحصى

افسوس صد افسوس چند کتب مناظرہ علم غیب جو فیما بین اہل سنت و جماعت و فرقہ و ماہیہ طبع ہو چکی ہیں اگر مؤلف صاحب ان کا مطالعہ کر لیتے الخ

ہیں علم باری تعالیٰ شامل ہے جملہ موجودات و معدومات ممکنہ و ممکنات  
ذاتیہ و مایترتب علیہا الآثار و الاحکام کو یہ علم باری قدیم و بالذات  
و بلا واسطہ مختص بذات باری تعالیٰ ہے یوحید فیہ و لا یوجد فی غیرہ  
مسلم الثبوت ہے موجودات وہ اشیا جو عدم سے وجود میں آگئی ہیں اور  
آئندہ جو اشیا کہ موجود ہونیوالی ہیں۔ اور معدومات ممکنہ وہ ہیں کہ ان کا  
وجود نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ مگر ان کا ظہور ممکن ہے اور ممکنات ذاتیہ وہ جنکا وجود  
محال بالذات ہے اور ان کے آثار و احکام بہر حال علم باری ان تمام موجودات  
و ممکنات و ممکنات و مایترتب علیہا الآثار و الاحکام کو شامل ہے اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان و یکون جو بعض ہے جملہ معلومات الہیہ  
کا مرحمت ہوا۔ ماکان و مایکون صرف موجودات کو شامل ہے ممکنات  
و ممکنات و مایترتب علیہا الآثار و الاحکام کو ہرگز شامل نہیں پس  
بلیغ معلومات الہیہ غیر متناہیہ علم ماکان و مایکون بعض ہوا مع ذالک  
اس میں ذہول و نسیان تصور اور بھی بالواسطہ و حادث ہے علم ماکان و  
مایکون اگرچہ نسبت معلومات باری تعالیٰ بعض ہے مگر شامل ہے جملہ موجودات  
کو جو عدم سے وجود میں آچکے یا آئندہ ہونیوالے ہیں ہاں علم الروح و علم الساعۃ  
میں بعض علماء نے خلاف کیا ہے مگر محققین نے اس کو بھی تحت علم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم داخل کر دیا ہے۔ یہہ و فور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کمال نبوت پر دال ہے۔ مولوی محمد یسین صاحب نے احاطہ علم رسول جملہ موجودات  
پر تبلیا ہے اور وہ بہت درست ہے۔ اور پھر ظاہر ہے کہ جملہ موجودات کا علم

جلیلہ و قدیم  
۲۵

معلومات الہیہ کا بعض ہے کہ ہمارے پھر یہ تمام علم الہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا یہ کیونکر آپ سمجھے۔ اب آپ ہی اپنی لیاقت کا اندازہ فرمایا لیجئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے علم الہی کو صرف موجودات میں حصر کر دیا ہے اسی لحاظ سے غلطی میں پڑے بید۔

کرو نہ نالہ محزوں نہرار کی صورت : بغیر علم نہیں اعتبار کی صورت علمائے اہل سنت و جماعت کا مسلک واضح ہو گیا۔ اب سمجھتا ہر کیا جاتا ہے

کہ وہابی لوگ کیا کہتے ہیں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی و مولوی ندیر حسین غیر مقلد دہلوی و صدیق حسن خاں نواب بھوپال اور تمام وہابیوں کے سرگروہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کا یہ اعتقاد ہے کہ چند امور متعلقہ شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تباہ کئے علم غیب آپ کو ہرگز نہ تھا۔ آپ کو تو اپنے خاتمہ کی بھی خبر نہ تھی کہ میرا خاتمہ کیا ہو گا چنانچہ اسی محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید و الشریک میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم امر خاتمہ فی حال حیاتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ یعنی تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے خاتمہ کا حال اپنی زندگی میں جانتے نہ تھے تو بعد الموت اُن مشرکین کا حال کیونکر جان سکتے ہیں اور اس کتاب التوحید و الشریک کا رد علمائے عرب نے کیا ہے۔

مصابح الانام و جلاء النظام فی رد شبہ النجدی الذی ضل بہا العوام اس رسالہ کا نام ہے اعتقاد مذکور و دیگر عقائد باطلہ کے باعث علمائے عرب نے تحریر کر دیا ہے کہ یہ کفر الوہابی النجدی فہو کافر یعنی جو شخص

اسماعیل دہلوی، ندیر حسین و صدیق حسن خاں بھوپالی اور تمام وہابیوں کے سرگروہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کا یہ اعتقاد ہے کہ چند امور متعلقہ شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تباہ کئے علم غیب آپ کو نہ تھا۔ آپ کو تو اپنے خاتمہ کی بھی خبر نہ تھی کہ میرا خاتمہ کیا ہو گا۔ العباد باللہ

وہابی نجدی کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ مؤلف رسالہ علم غیب نے بھی اسی وہابی نجدی کا اتباع کر کے صفحہ (۲۰) میں مضمون مذکور کو نقل کیا ہے اگرچہ وہ عبارت فتویٰ کی ہے لیکن جب کہ مؤلف نے بلا انکار اسے نقل کر دیا تو پس تسلیم کر لیا لائدہ متردد فی مسرہ غیر متیقن بنجاتہ یعنی تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امر میں متردد تھے اور آپ کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا اس فقرہ کے ترجمہ میں مؤلف نے جو چالاکی اور سفاکی اس غرض سے کی کہ عوام اصل معنی سمجھنے نہ پائیں اُس کو ہم آئندہ اُس کے محل پر بیان کر دیں گے اور وہابیوں نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ شیطان کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زائد ہے چنانچہ براہین قاطعہ میں موجود ہے نعوذ باللہ من ذلک الکفر الصریح واضح ہو کہ کتاب سلیم المسلمون عمل منکر علم غیب الرسول طبع ہو چکی ہے اُس کے اخیر میں علمائے ہندوستان - بریلی و کانپور و علیگڑھ و بدایون و رامپور و علمائے دکن و بمبئی و حیدرآباد و سورت و مدراس و بنگلور کے فتاویٰ مندرج ہیں اور سب کے اخیر میں فتوئے علمائے حرم شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کا موجود ہے اُن تمام کا تحریر کرنا موجب طوالت ہے لہذا مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی و مولانا زبیر احمد خان صاحب رامپوری و مولانا شاہ عبدالغفار صاحب بنگلوری کے فتاویٰ کا خلاصہ مضمون تحریر کر کے علمائے کرام کی مہر میں اور اسمائے گرامی لکھ دینا مناسب ہے اور چونکہ مولانا فاضل اجل احمد حسن خان صاحب بنپوری کا فتویٰ مختصر ہے اس لئے پورا نقل کر دیں گے۔ اور علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ

سید احمد گلوپی کی تصدیق کتاب  
دیکھیں صفحہ ۵۵ پر  
مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ  
دوبندوبوپی انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
کی پناہ مانگتے ہیں  
اللہ تعالیٰ

بھی سبب طوالت تلخیصاً تحریر کیا جائے گا اور حیدر آباد کے علماء کے اسٹا  
گرامی حسبِ رطب ہو چکے ہیں وہ بجنبہا تحریر کئے جائیں گے علاوہ ان کے  
اس مرتبہ اور چند حضرات کے نام جنہوں نے اب اپنی اپنی مہر و دستخط سے  
فتوے کو فرین کیا برج کئے جائیں گے ان فتاوے کے مطالعہ سے اظہر  
مر الشمس وابدین من الامس ہو جائے گا کہ سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کو علم ما کان وما یكون مرحمت ہوا۔

یہ خلاصہ ہے اُن فتاویٰ کا جو مولانا احمد رضا خان صاحب دہلوی  
و مولانا محمد نذیر احمد خان صاحب رامپوری و مولانا سید عبدالغفار شاہ  
قادری نے تحریر فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرات علمائے اہل سنت و جماعت اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں زید نے  
کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم جمیع ماکان و مایکون  
و علم اولین و آخرین عنایت فرمایا اور کوئی شے آپ کے احاطہ علم سے باہر  
نہیں۔ بے عمرو نے کہا کہ اس قول سے زید کافر و مشرک ہو گیا قول عمرو کا کہ  
زید کافر و مشرک ہو گیا حق ہے یا باطل مبنیٰ او توجروا الجواب ہو تعالیٰ  
الموفق للتحق و الصواب زید اس قول سے ہرگز کافر و مشرک نہیں ہوا اور قول  
عمرو کا باطل و ضلالت ہے اعتقاد زید آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے  
واقوال علمائے سنت و جماعت سے ثابت ہے تفسیر آقان میں ہے قولہ

یہ خلاصہ ہے اُن فتاویٰ کا جو مولانا احمد رضا خان صاحب دہلوی  
و مولانا محمد نذیر احمد خان صاحب رامپوری و مولانا سید عبدالغفار شاہ قادری  
نے تحریر فرمایا ہے۔

تعالیٰ ما فرطنا فی الكتاب مرثیئے وقوله تعالیٰ ونزلنا علیک القرآن

بتیاناً لکل شیئی اس کے چند سطور کے بعد ہے عن ابی سکر بن مجاہد

انہ قال یوما ما مرثیئے فی العالم الا وهو فی کتاب اللہ تعالیٰ اس سے واضح

ہے کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ میں موجود ہے اور چند سطروں کے بعد

ایک عالم کا قول ہے لوضاہم لى عقال بعیر لوجودہ فی کتاب اللہ تعالیٰ

او اسی تفسیر اتقان کے جملہ ثانی میں ہے وفیہ من اسماء اللہ وضرر اللہ کو

والمشروبات والمنکوحات جمیع ما وقع ونقع فی الکائنات ما یحقق

معنی قوله ما فرطنا فی الكتاب مرثیئے تفسیر اس ابیان (صفحہ ۵۳)

تحت آیہ کریمہ ونزلنا علیک الكتاب بتیاناً لکل شیئی کے ہے وهو

کتابہ المکنون وخطابہ المصنون بخبر عما کان ویکون مرکل حد

وکل علم اس کے چند سطور کے بعد ہے قال ابو عثمان لمغربی فی الکتاب

بتیان کل شیئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم هو المبیّر بتیان الکتاب

اس سے تمام و جمیع وہ چیزیں جو موجود و ہو چکی ہیں اور دنیا میں آئندہ موجود

ہوں گی اور ہیں ان سب کا بیان قرآن میں موجود دھونا اور آنحضرت صلعم

کا بین و عالم ہونا ان تمام کا واضح ہے اگرچہ ہم جیسے لوگ سمجھ نہیں سکتے

لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں

سمجھ سکتے تھے اور دلالت کا کچھ ایک طریقہ نہیں ہے بہت طرق خفیہ ہیں

جو ان طرق سے واقف ہیں وہی مدلولات خفیہ کلام پاک کو پہچانتے ہیں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوة کے دیباچہ میں آیت وہ بکل

شیعی علمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی نسبت ہونا فرماتے ہیں و  
 ہو بکل شیعی علم و وی صلی اللہ علیہ وسلم و انما ست بہمہ چیز از شیونات  
 ذات الہی و احکام و صفات حق و اسماء افعال و آثار و جمیع علوم ظاہر و  
 باطن اول و آخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہے کہ جمیع علوم اشیاء کا  
 آپ کو احاطہ حاصل ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وقال اللہ ما کان حد  
 یفتری و لکن تصدیق الذی بدیر یہ و تفصیل کل شیء جب کہ  
 قرآن مجید میں ہر شئی کا بیان ہے اور اہل سنت کے مذہب میں ہر شئی  
 ہر موجود کو کہتے ہیں تو عرش سے تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات  
 کل شئی میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتاب لوح محفوظ بھی ہے تو  
 بالضرورت یہہ بیانات محیطہ اُس کے بیانات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے  
 اب یہ بھی قرآن مجید ہی سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ میں کیا لکھا ہے  
 قال اللہ تعالیٰ و کل صغیر و کبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی  
 ہوئی ہے قال اللہ تعالیٰ و کل شیء اسھینہ فی امام مبین ہر شئی  
 ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرما دی ہے وقال اللہ تعالیٰ و لا حجة  
 فی ظلمت الارض و لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین کوئی دانہ  
 نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر نہ خشک مگر یہ کہ سب ایک  
 روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے اور اصل میں مبرمن ہو چکا کہ مکروہ چیز نفی  
 میں مفید عموم ہے اور لفظ کل افادہ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص  
 ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گے بے دلیل شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت

نہیں۔ پس بحمد اللہ نص صریح قطعی الدلالة سے روشن ہوا کہ ہمارے  
حضور سرورِ دو عالم صاحب قرآن کو اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات ماکا  
وما یكون الی یوم القیامتہ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق  
وغرب سما، وارض وعرش و فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ  
رہا۔ بخاری شریف میں بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ حدیث ہے  
قال قام فینا النبے صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق  
دخل اهل الجنة منازل لهم اهل النار منازل لهم الحديث اس کے حاشیہ  
بخاری مطبوع جلد اول صفحہ ۴۵۳ میں ہے والغرض انہ اخبار عن المبدأ  
والمعاش والمعاد جمیعاً قال الطیبی دل ذالک علی انہ اخبار عن جمیع  
احوال المخلوقات بجوالہ کرانی و خیر جاری لکھا ہے تو طبیعی و کرمانی  
صا و خیر جاری جمیع اللہ تعالیٰ نے اس حدیث بخاری شریف کی دلالت اس  
پر بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات کی خبر دی  
پس آپ کو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا ساتھ بیان علمائے مذکورین اہل سنت  
وجامعت کے ثابت ہوا اور عینی شرح بخاری صفحہ ۲۱۲ جلد (۱۷) اوتفتح البابی  
جلد (۶) صفحہ ۲۴۱ اور قسطلانی شرح بخاری جلد (۵) صفحہ ۲۴۱ اور مطا علی قاری  
کی مرقاة شرح مشکوٰۃ جلد (۵) صفحہ ۳۲ میں ہے واللفظ للعلنی فیہ  
دلالتہ علی انہ اخبار فی المجلس الواحد جمیع احوال المخلوقات من  
ابتدائها الی انتہائها و ما فی ایراد ذالک کلمہ فی مجلس واحد  
ام عظیم من خوارق العادۃ و کیف دل علی جمیع احوال کلمہ

مع ذالک پس غیبی طبعی کرمانی غیر جاری و علی قاری و عقلائی قسطائی  
ان تمام کے نزدیک حدیث صحیح سے یہ ثبات ہے کہ آپ کو علم جمیع احوال  
مخلوقات کا تھا یہ علم جمیع ماکان و مایکون نہیں تو پھر کیا ہے۔ عمرو جوزید  
کو کافر و مشرک بتاتا ہے تو کیا ان علمائے موصوفین اہل سنت و جماعت  
کو بھی کافر و مشرک کہے گا صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز  
فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچ میں ظہر و عصر کی نمازوں کے  
سوا کچھ کام نہیں کیا فاخذنا بما ہوکائن الی یوم القیامۃ فاعلمنا  
احفظہ پس خبر دیا ہم کو ساتھ اُس چیز کے جو قیامت تک ہونے والی ہے  
ہم سے زیادہ اعلم جو تھا اُس نے زیادہ یاد رہا ترمذی شریف میں حضرت  
سعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا فراتہ عز وجل وضع کفہ بین کتفے فوجدتہ بردا ناملہ  
بین یدیی فتجلی لی کل شیء و عرفت میں نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا  
کہ اُس نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینہ میں اُسکی  
ٹھنڈک محسوس ہوئی اُسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے  
سب کچھ پہچان لیا امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور انھوں نے  
بخاری سے دریافت کیا تو امام بخاری نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے  
اور اُس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
اسی بیان معراج منامی میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے  
 سب کچھ میرے علم میں آگیا شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں  
 اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں پس دانستم ہرچہ آسمانہا و ہرچہ در  
 زمینہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آپ  
 نسائی شریفین میں یہ حدیث ہے رأیت فی مقامی ہذا کل شیء و  
 نسائی مطبوعہ نظامی صفحہ ۲۲۳ حاشیہ جلال الدین سیوطی میں علامہ الکمل الدین  
 حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سے یہ منقول ہے قولہ  
 فی مقامی یحوزان یکون المراد بہ مقام الحسی و هو المنیر و یحوزان  
 یکون المراد بہ المقام المعنوی و هو المقام المکاشفۃ و التجلی بالحضرة  
 الخمسة التي هي عبارة عن حضرة الملك والملکوت والارواح والغیب  
 الاضافی والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی کل نقطۃ  
 الدائرة بالنسبة الی الدائرة صلواة الله علیہ وسلامہ یہ علامہ حنفی  
 جو عالم ملک و ملکوت و ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی تمام کا آپ کے  
 سامنے حاضر ہونا اور تمام کا آپ کے طرف متوجہ ہونا اور آپ کا مانند  
 نقطہ دایرہ کے بہ نسبت دائرہ کے ہونا فرماتے ہیں تو ان کے کلام سے  
 بھی معلوم ہوا کہ آپ کے علم کا احاطہ اوپر جمیع ماکان و مایکون کے ہے  
 اور عینی شرح بخاری جلد (۸) صفحہ ۱۶۷ اور قسطلانی مطبوعہ مصر جلد (۶)  
 صفحہ ۸۵ سجوال دلائل النبوة بیہقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو  
 اشعار پڑھنا منقول ہے ان اشعار میں یہ شعر ہے۔

و لا شہد ان اللہ لا رب غیرہ و و انک مامون علی کل غائب  
 ان اشعار کو سنکر آپ کا ضحک فرما لکھا ہے جس سے واضح ہے کہ آپ  
 کے نزدیک بھی یہ اثبات ہے کہ کل غائب شئی پر آپ مامون و محیط  
 ہیں۔ اب یہ عمر کس کس کو کافر بنائے گا۔ امام احمد مسند اور ابن سعد  
 طبقات اور طبرانی معجم میں بسند صحیح حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ  
 سے اور ابو یعلیٰ و ابن فضال و طبرانی حضرت ابو ذر و دار رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے میں لقد ترکتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ما یحک  
 طایر جناحید فی السماء لا ذکر لنا منہ علیا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ہیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مار نیوالا ایسا نہیں کہ جس کا  
 علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرما دیا ہو نسیم الریاض شرح شفا  
 قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب میں ہے ہذا تمثیل لبیان  
 کل شیء تفصیلاً تارة و اجمالاً آخری یہ ایک مثال دی ہے  
 اس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز بیان کر دی کہ بھی تفصیلاً اور  
 کبھی اجمالاً۔ مواہب امام احمد قسطلانی میں ہے و لا شک ان اللہ تعالیٰ  
 قد اطلعہ علی ازیلہ مرذالہ و القی علیہ علم الاولین و الآخرین  
 کچھ شک نہیں اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام  
 اگلوں اور پچھلوں کا علم حضور پر القا کیا۔ طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد  
 کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع لی الدنیا

فانما انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة كما انظر  
 الى صفى هذا جليلاً نامر الله جلالة النبوة كما جلالة انبياء من قبله  
 بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اٹھائی ہے تو میں اُسے اور  
 جو کچھ اُس میں قیامت تک ہونی والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں  
 جیسے اپنی اس قبلی کو دیکھتا ہوں اُس روشنی کے سبب جو اللہ نے  
 اپنے نبی کے لئے روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیاء کیلئے روشن فرمائی  
 تھی۔ امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ اُم القری میں فرماتے  
 ہیں وسع العالمین علیاً وحلماً یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 حلم اور علم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر کی اُس کی شرح افضل القری  
 میں فرماتے ہیں لان الله تعالى اطلع على العالم فعلم علم الاولين  
 والآخرين وما كان وما يكون بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس  
 کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلوں پچھلوں اور ماکان و مایکون  
 کا علم آپ کو حاصل ہو گیا علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں  
 انه صلى الله عليه وسلم عرضت عليه الخلائق من ليلان آدم  
 عليه الصلوة والسلام الى قيام الساعة فعرفهم كلهم حمياً  
 علم آدم الاسماء آدم عليه السلام سے لیکر قیامت تک کی تمام مخلوقات  
 الہی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے گئے تھے آپ نے  
 سب کو پہچان لیا جس طرح آدم صفی اللہ کو تمام نام سکھلا دیے گئے  
 تھے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فیوض الحرمین میں فرماتے ہیں

فاضل علیٰ مرتبہ المقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیفیت ترقی العبد من  
 حیوۃ الی حیۃ القدس فتحلیٰ لہ کل شیء کما اخبر عنہا المشہد  
 فی قصۃ المعراج المناہی حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 بارگاہ قدس سے مجھ پر اس حالت کا علم فائز ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام  
 قدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے جس طرح  
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج  
 خواب کے قصہ میں خبر دی امام اہل محمد بومہری شرف الحق والدین رحمہ اللہ  
 قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں - -

فان من جودک الدنیا وضرتها و من علومک علم اللوح والقلم  
 یعنی یا رسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور کے خوان جود و کرم سے ایک  
 ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جن میں ماکان و مایکون مندرج ہے  
 حضور کے علوم سے ایک علم و حصہ ہے۔ مولانا ملا علی قاری زبدہ شرح  
 بروہ میں فرماتے ہیں تو ضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما ثبت فیہ  
 من النقوش القدسیۃ والصور الغیبیۃ و بعلم القلم ما ثبت فیہ کما  
 شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ و کون علمہما من علومہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ان علومہ متنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق و  
 دقائق وعوارف ومعارف متعلق بالذات والصفات و علمہما  
 انہما یکون سطرًا من سطور علمہ وتہرا من بحور علمہ ثم مع هذا  
 هو من بركة وجودہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی توضیح اس کی یہ ہے

کہ لوح کے علم سے مراد نقوش قدس و صور غیب ہیں جو اُس میں منقوش ہوئے  
 اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا اُس میں یکتا  
 رکھی ان دونوں کے طرف علم کی نسبت ادنیٰ مناسبت کے باعث ہے  
 اور ان دونوں میں حسبِ قدر علوم ثابت ہیں انکا علم محمدی سے ایک پارہ ہونا  
 اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں  
 علوم کلیہ و علوم جزئیہ و علوم حقائق اشیاء و علوم اسرار خفیہ اور وہ علوم  
 اور معرفتیں کہ ذات و صفات حق تعالیٰ سے متعلق ہیں اور لوح و قلم کے  
 جملہ علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کی سطروں سے ایک سطر  
 اور اُن کی دریاؤں سے ایک نہر ہیں با ایں ہمہ وہ حضور ہی کے وجود کی  
 برکت سے تو ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو لوح و قلم کہاں ہوتے۔ اب منکرین  
 مریض القلب اپنا پیٹ پھاڑیں اسی پر تو مرے جاتے تھے کہ آنحضرت کیلئے  
 علم ماکان و مایکون الی یوم القیامت مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پر  
 ہاتھ دھر کر روئیں کہ ملا علی قاری کے کلام سے ثابت ہو گیا کہ علم ماکان  
 و مایکون علم محمدی کے سمندروں سے ایک نہر اور اُس کی بے انتہا موجوں  
 سے ایک لہر ہے۔ اور تفسیر حسینی میں سورہ لقمان کی ابتدا میں ہے بیا موزا  
 وی تعالیٰ بیان اُنچہ بود و ہست و باشد چنانچہ مضمون فعلت علم الاولین  
 و الآخرین ازیں معنی خبر دہد۔ یعنی معلوم کرا دیا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا جیسا کہ حدیث فعلت الخ  
 اسی معنی کی خبر دی رہی ہے اس سے بھی ثبوت علم ماکان و مایکون

ہو گیا۔ تفسیر بغوی سورہ آل عمران میں وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب  
 ولکن اللہ یجتبیٰ من یشاء کی شان نزول میں ہے وقال السدی  
 قال رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورہا فی  
 الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یؤمن بی ومرتج کفر فبلغ  
 ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم صلی اللہ علیہ وسلم انه یعلم  
 مرتج یؤمن بہ ومن یکفر مرتج یمتخلق بعد وغر مجعہ وما یعرفنا فبلغ  
 ذلک رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ وأثنی  
 علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنونی علی لا تسئلونی عرشئ فیما  
 بینکم و بین الساعۃ الا انبئکم بہ فقام عبد اللہ ابن حذافۃ السہمی  
 فقال من ابی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خذ افۃ فقام عمر  
 فقال یا رسول اللہ رضینا باللہ ربنا وبالاسلام دنیا وبالقرآن اماما  
 وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فهل من تہون ثم نزل علی المنبر خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مجھ پر پیش لگائی جیسا کہ آدم علیہ السلام  
 بتلائے گئے تو پہچان لیا میں نے کون شخص مجھ پر ایمان لائے گا اور  
 کون نہ لائے گا پس منافقوں کو یہ خبر پہنچی انھوں نے مذاق اور  
 استہزاء سے کہا کہ محمد زعم کرتے ہیں کہ جو لوگ منور پیدا نہیں ہوئے میں  
 ان کو پہچانتا ہوں کہ کون ایمان لائے گا اور کون شخص کفر کرے گا اور  
 ہم تو آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کہو نہیں پہچانتے ہیں پہنچی یہ بات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آپ منبر پر کھڑے ہو کر اپنے استماع  
کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ کیا حال ہے قوم کا کہ میرے علم پر طعن کرتے ہیں  
قیامت تک جو چیزیں ہونیوالی ہیں دریافت کرو میں اُن کی خبر دیتا ہوں  
عبداللہ بن خذافہ سہمی کھڑے ہو کر پوچھے یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے  
آپ فرمائے تیرا باپ خذافہ ہے پھر حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض کئے  
یا رسول اللہ رضی اللہ عنہما ہا بالاسلام دینا وبالقرآن اما ما وکذبنا  
پھر آپ منبر سے اترے۔ تفسیر مضیاء وی میں اس روایت سدی مذکورہ  
بالا کو مختصر طور سے نقل کیا گیا ہے جو چاہے دیکھ لے مکرر لکھنے کی  
ضرورت نہیں پس معلوم ہوا کہ اہل ایمان تو علم غیب رسول کو تسلیم  
کرتے ہیں مگر منافقین اعتراض کرتے ہیں اور باتباع منافقین فرقہ  
وہابیہ کے سرغنہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید والشک  
میں لکھا ہے انہ کان لا یعلہ امر خاتمہ فی حال حیو نہ فکیف یعلم

سلب ناظرین بغور ملاحظہ کریں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس درجہ خوش اعتقاد اور باادب تھے  
سبحان اللہ ادب اور اعتقاد کے یہی معنی ہیں اور کتب حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بسا  
اوقات ایسا اتفاق ہوا کہ کوئی معاملہ پیش کیا گیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپ کے  
رد و ردیہ عرض کیا کہ اللہ و رسولہ اعلم یعنی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں خدا و رسول کو ساتھ ہی بیان  
فرماتے تھے یہ اُنکا خلوص و اعتقاد ہے اور ایمانداروں کی یہ علامت و نشانی ہے اور  
ایک یہ وہابی لوگ ہیں کہ کہتے پھرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم نہ تھا وہ  
معلوم نہ تھا کہ گستاخی و بے ادبی میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے منافقین کے یہ بے شمع ہیں۔  
ہاں اہل سنت و جماعت ادب و خلوص میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیرو  
ہیں اللہ علیہم السلام -

حال تلك المشركين بعد مہاتہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
زندگی میں اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی پس بعد الموت مشرکوں کا حال کیونکر  
جان سکتے ہیں انکار علم غیب میں وہابی لوگ منافقوں کے خلیفے ہیں  
اور بعض اُن میں سے اپنے مدعائے باطل کی سندیں لکھتے ہیں کہ خود  
فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم  
الحديث اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی  
علم نہیں افسوس ہے اُن کی حالت پر کہ متقیص شان نبی کی کیسی جرات  
کرتے ہیں احادیث صحیحہ میں اس کا نسخ موجود ہے پھر بھی یہ لوگ شرارت  
نہیں اپنی شرارت سے باز نہیں آتے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ جب  
یہ آئیہ کرمیہ لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر او تری یعنی  
بخشدے اللہ واسطے آپ کے سب اسلے اور پچھلے گناہ صحابہ نے عرض  
کی ہنیئاً لک یا رسول اللہ حضور کو مبارک ہو خداوند تعالیٰ نے  
صاف بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا۔ اب یہ رہا کہ ہمارے  
ساتھ کیا کرے گا اس پر آیت اتری لیدخل المومنین الی حوالہ  
تعالیٰ فوزاً عظیماً تاکہ داخل کرے اللہ تعالیٰ ایمان والے مردوں  
اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہرین بہتی ہیں ہمیشہ رہیں  
اُن میں اور مٹا دے اُن سے اُن کے گناہ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی  
مراد پانا ہے۔ یہ آیات اور اُن کے امثال بے نظیر اور یہ حدیث طویل  
شہیرامیوں کو کیوں نہیں سمجھائی دتی۔ لطف تو یہ ہے کہ شیخ محقق

وہابی لوگ منافقوں کے خلیفے ہیں۔

قدس اللہ سرکہ کی طرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ  
 مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے۔ اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات  
 آئمہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم  
 آنچه در پس این دیوار است جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد و  
 روایت بدان صحیح نشدہ است ترجمہ اس جا اشکال لاتے ہیں کہ آنحضرت  
 نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں دیوار کے پیچھے کی بات نہیں جانتا۔ جواب اس کا  
 یہ ہے کہ اس بات کی کچھ اصل نہیں ہے اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔  
 اور امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ لا اصل لہ کہ یہ محض بے اصل ہے  
 امام ابن حجر مکی نے فضل القری میں فرمایا لہ یعرف لہ سند اس کیلئے  
 کوئی سند نہ پہنچانی گئی اور وہابیوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان لعین کا علم زیادہ ہے نعوذ باللہ من ذلک  
 حضور اقدس عالم ماکان و مایکون کے علم سے شیطان کا علم زیادہ کہے  
 اُس کا جواب اس دنیا میں کیا ہو سکتا ہے انشاء اللہ القیام  
 روز جزا اس کی سزا پائیں گے۔ یہاں اس قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ آخر  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگانا اور توہین کرنا ہے پس  
 یہ کلمہ کفر نہیں تو اور کیا ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ  
 لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ واعدلہم عذابا مہینا جو لوگ  
 ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور اُس کے رسول کو اُن پر لعنت فرمائی ہے  
 اللہ نے دنیا و آخرت میں اور اُن کیلئے تیار رکھی ہے ذلت والی ما

۴ براہین قاطعہ میں ہے  
 ص ۵۵ مطبوعہ کتب خانہ  
 امدادیہ دیوبند یونیورسٹی  
 مصنف، عطوی رشید احمد  
 مکتوبی دیوبندی

ذرا ان لوگوں کو غیرت نہیں کہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو یہ بھی خبر نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا حالانکہ نہیں خیال  
 کرتے اُن آیتوں کو جو اوپر گزریں اور نہیں خیال کرتے بہت سی آیتوں کو  
 جن سے صاف ہویدا ہے کہ حق تعالیٰ نے صاف طور سے بیان فرمادیا  
 وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ اَلْبَتَّهٗ اٰخِرَتِ تِیرے لئے دنیا سے بہتر ہے  
 و لَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فِتْرَتَی قَرِیْبَہٗ کہ تمہارا رب تمہیں اتنا  
 عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے یوم (ایغزنی) اللہ الینبہ والذین  
 آمَنُوا مَعَهُ نُوْرُهُمْ سِیَّحٰی بَیْنِ اَیْدِیْہِم و بَا یَا نَہُمْ حَسْبُ وْنِ اللہ رسوا  
 نکرے گا بنی کو اور اُن کو جو ساتھ اُن کے ایمان لائے نور اُن کے  
 آگے اور دامن جو لان کرے گا عَسٰی رَبُّکَ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا  
 مَّحْمُوْدًا۔ قریب ہے کہ رب تمہارا تمہیں ایسے مقام میں بھیجے گا کہ جہاں  
 اولین و آخرین سب تمہاری حمد کریں گے اور بکثرت آیتیں ہیں جن سے  
 مضمون سابق ثابت ہے اور ترمذی شریف میں انس بن مالک رحمہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا  
 اِذَا بَعَثُوا وَاَنَا قَائِلُهُمْ اِذَا وُفِّدُوا وَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا اُنْصَتُوا وَاَنَا  
 مُسْتَشْفٰہُهُمْ اِذَا جَلَسُوا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا سُئِلُوا الْکِرَامَۃَ وَاَلْمَقَامِ  
 یَوْمَئِذٍ بَیْدٰی وَاَنَا اَوَّلُ یَوْمَئِذٍ بَیْدٰی وَاَنَا اَکْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰی  
 رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلٰی الْاَفْ خَادِمِ کَا نَہُمْ بِضِ مَکْنُوْنٍ اَوَّلٰی لَوِ مَئْثُوْر  
 فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب لوگوں کا شرموگا سب

نیشی

پہلے مزار اطہر سے میں ہر آؤنگا اور جب وہ سب دم بخود رہیں گے تو اُنکا خطبہ خوان میں ہونگا اور جب وہ روکدئی جائیں گے تو اُن کا شفاعت خواہ میں ہونگا اور جب وہ ناامید ہوں گے تو اُنہیں بشارت دینے والا میں ہوں گا غرت دینا اور تمام کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی۔ لو! اُکھ اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ غرت میں میری غرت تمام اولادِ آدم سے زائد ہے۔ ہزار خد متگا رمیرے ارد گرد طواف کریں گے گویا وہ گردوغبار سے پاکیزہ انڈے محفوظ رکھے ہوئے یا جگمگاتے موتی ہیں بکھرے ہوئے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں درباب شفاعت بخاری شریف و مسلم شریف وغیرہا میں مندرج ہیں جن سے صاف معلوم ہے کہ مرتبہ آپ کا اور جلوہ آپ کا بروزِ حشر کس اعزاز کے ساتھ ہوگا۔

با ایں ہمہ فرقہ و ہابیہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی۔ افسوس صد افسوس نعوذ باللہ من ہذا الکفر البصیح اور یہ جو ثبوت علم غیب کیا گیا آیات نافیہ لعلم الغیب غیر اللہ کے ہرگز منافی نہیں کیونکہ اُن میں نفی علم استقلالی و بذاتہ و بلا واسطہ اصالتہ کی مراد ہے چنانچہ شرح شفا خاجی میں ہے ہذا لا ینافی الا یات الدالۃ علی انہ

لا یعلم الغیب الا اللہ تعالیٰ فان المنفے علمہ من غیر واسطۃ و اما

اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فامر متحقق بقولہ تعالیٰ فلا ینظر

علی غیبہ احلا اس سے واضح ہے کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ سوا خداوند تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطو

و بہ اعلام الہی امور غیب پر مطلع ہونا متحقق ہے پس آیتوں میں منافاة نہ ہو گئی۔ امام نووی اپنے فتاویٰ میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج میں اور علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں عدم منافاة کی توجیہ یہی بیان کرتے ہیں کہ جن آیتوں میں نفی علم غیب ہے ان سے مراد نفی علم بذاتہ اصالتہ کی ہے اور بالواسطہ وہ تعلیم الہی علم غیب آپ کو ثابت ہے اور شامی نے تصریح کر دی ہے کہ دعویٰ غیب دانی بنفسہ کا کرے تو کفر ہے بنفسہ کی قید سے واضح ہے کہ اگر بہ اعلام الہی وسند الی سبب من اسباب اللہ ہو تو کفر نہیں اور معارض نص کے یہی غیب دانی بذاتہ نہ باعلام الہی تفسیر خازن مطبوعہ مینئہ مصر جلد ۱ صفحہ ۱۵۰ تحت آیہ کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب کے ہے واما نفی عن نفسه الشریفة هذه الاشياء تولا صنعاً للہ تعالیٰ واعترافاً بالعبودية وان لا یقترحوا علیہ الآیات اسی جلد کے صفحہ ۱۵۰ آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کے تحت میں فان قلت قل لا خبر صلی اللہ علیہ وسلم عن المغیبات و قد جاءت احادیث فی الصحیح بذلک وهو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف الجمع بینه و بین قوله لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت قلت یحتمل ان یکون قاله صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالیٰ علیہ و یقدرہ لے و یحتمل ان یکون قال ذلك قبل ان یطلعه اللہ عز وجل علی الغیب

فلما اطلعه الله عز وجل خبره كما قال فلا يظهر على غيبه احدا  
 الا من ارتضى من رسول او يكون من خرج هذا الكلام مخرج الجواب  
 من سوء لهم ثم بعد ذلك اظهر سبحانه تعالى عن اشياء <sup>غيب</sup> فاما  
 عنها ليكون ذلك معجزة له ودلالة على صحة نبوته صلى الله عليه  
 وسلم اس سے صاف واضح ہے کہ بہت سی صحیح حدیثوں میں آیا ہے  
 آپ نے علم غیب سے خبر دی اور آیت لو كنت اعلم الغيب الخ  
 اگر میں علم غیب جانتا تو بہت کچھ خیر جمع کر لیتا ان احادیث صحیحہ کی مخالف  
 معلوم ہوتی ہے پس ان دونوں میں جمع و وجہ تطبیق کیونکر ہے پس جب  
 یہ بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہ بطور تواضع  
 وعجز و بسبیل ادب ہو۔ یا یہ وجہ ہے کہ نفی علم غیب قبل الاطلاع ہے  
 اور جو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عنایت فرمایا پھر آپ نے غیوبات سے خبر دی  
 جیسا کہ آیت فلا يظهر علی غیبہ احدا اس پر شاہد ہے یا یہ کہ  
 ہو جائے یہ کلام ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ نے بعد اس کے  
 علم غیب عنایت فرمایا پس آپ نے غیوب کی خبر دی تاکہ یہ معجزہ ہو جا  
 اور آپ کی صحت نبوت پر دلیل ہو جائے الغرض یہ بیانات مذکورہ سے  
 احاطہ و شمول علم رسول باعلام الہی ثابت ہو اگر دربارہ علم روح و وقت  
 قیام ساعت مثلاً اختلاف درمیان اہل سنت ہے۔ شرح الصدور علامہ  
 جلال الدین سیوطی میں ہے لقد قبض البصیر صلی اللہ علیہ وسلم  
 و ما یعلم الروح و قال طائفة بل علمها وهو لطيف الاختلاف في علم

الساعة اور تاویلات امام ابو منصور ماتریدی میں اسی طرح ہے  
اور یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کے چھپا نیکا  
حکم نہ تھا اور عینی شرح بخاری جلد صفحہ (۶۱۲) میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو علم روح ہونا ثابت کیا ہے اور امام غزالی احواء العلوم میں  
متعلق بیان روح کے فرماتے ہیں ولا تظن ان ذلك لم يكن مكشوفاً

لرسول الله صلى الله عليه وسلم یعنی نہ گمان کر کہ علم روح  
حضرت کو نہ تھا بلکہ علم روح تھا اور اپنے رسالہ مضمون صغیر میں فرماتے

ہیں هذا سؤال عن سر الروح الذي لم يؤذن الرسول الله صلى الله

عليه وسلم في كشفه لمن ليس اهلاً له ترجمہ یہ سوال ہے کہ ہمیں اذن  
دے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اُسکی اطلاع غیر کو دیوں ارشاد الی

شرح صحیح بخاری جلد صفحہ (۱۷۸) میں ولا يعلم متى تقوم الساعة

(احمد) الا الله الامن ارتضى من رسول فانه يطلعہ علی ما يشاء من

غیب والولی تابع لہ یاخذ عنہ انتہی یعنی کوئی علم قیامت جانتا نہیں

مگر جس سے کہ اللہ راضی ہو گیا اس کو اطلاع اپنے غیب پر کرتا ہے اور

ولی اللہ رسول اللہ کے تابع ہیں اُن سے اخذ کرتے ہیں بعض نادان یہ

سمجھتے ہیں کہ علم جمیع ماکان و مایکون اگر آنحضرت کو ہو جائے تو مساوات

علم الہی سے ثابت ہوتی ہے اور یہ شرک ہے تو یہ خیال خام ہے اس لئے

کہ اگر وہ معتقد اس کے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کو فقط اسبقہ جمیع ماکان و

مایکون کا علم ہے و عالم یکین ولم یکین و لیکن ان ابدان من الہمکنات

الصرفۃ ومن الممكنات المستحیلة بالغیث ومن المستحیلات الذاتہ  
 و ما یترتب علیہا بضرر الوجود کا علم اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے تو وہ خدا کے  
 تعالیٰ کے علم کی تنقیص کر کے اپنے ایمان کو برباد کرنے والے ہیں اگر  
 اس کے متفقہ نہیں تو پھر مساوات تبنا فقط جمیع ماکان و مایکون کے علم  
 کے حصول سے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن کی اقیحہا  
 یا عناد و کتمان حق دیدہ و دانستہ ہے اور لفظ شے نزدیک اہل حق حقیقاً موجود  
 ہی پر اطلاق پاتا ہے نہ معدومات پر اور نہ مستحیلات پر اور علم خدا تو شامل  
 ہے جمیع موجودات و ممکنات معدومہ و ممکنات ذاتیہ و ما یترتب علیہا  
 الآثار و الاحکام کو پس مساوات کیونکر ثابت ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں  
 علم الہی استقلال ازلی قدیم اور علم رسول بالواسطہ غیر استقلال پس دعویٰ  
 مساوات محض جہالت ہے اور اُس پر طرہ شرک و کفر کا لگانا محض ضلالت  
 ہے ایسے لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفور علم میں  
 تنقیص و تخصیص ایسے جیلے و حوالوں سے کرتے ہیں اور آپ کی طرف  
 نسبت جہالت کی کرتے ہیں ایسی تنقیص و نسبت جہالت کرنے والے کا  
 حکم شفا و شرح الملا علی قاری کے جلد (۲) صفحہ (۳۹۷) و (۴۲۹) کو دیکھو  
 معلوم فرمائیں اور جو جو شبہات یہہ لوگ کرتے ہیں رسالہ السیف المسلول  
 علی منکر علم غیب الرسول میں اُن کے جوابات شافیہ موجود ہیں اس فتوے  
 میں گنجائش اُسکی نہیں اس واسطے متروک کئے گئے واللہ سبحانہ تعالیٰ  
 الموفق للحق والصواب الیہ المرجع والمآب صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و صحابہ

# مواہیر علمائے بریلی و بدایون و دہلی



نصیر الدین حسن خاں

محمد رضا خاں قادری  
محمد عبد الرحمن عروت

محمد عبد القادر البدایونی

سلطان مجتہد رضا احمدی

دہلی

محمد عبد الرشید عفی عنہ مدرسہ نعیمیہ

عبد القیوم القادری البدایونی

عبد القادر عفی عنہ

# مواہیر علمائے حیدرآباد دکن یاست نظام

نقشبندی

محمد حلیل الرحمن

دارالعلوم

نادر الدین

دارالعلوم

محبوب نواز الدولہ  
مفتی اول ۳۰۵

مفتی اول دارالافتاء

دارالعلوم

مصطفیٰ قادری

دارالعلوم

سید عبدالحی

دارالعلوم

محمد حبیب الرحمن

سہ ماہی قادری دہلی

الہی بخش شاہ حنفی قادری نقشبندی  
چشتی نظامی فخری عفی عنہ

دارالعلوم

خواجہ شرف الدین قادری

دارالعلوم

عبد الصمد عفی عنہ

عبد الواحد متکلم مدرسہ  
ابو العباس

سید اعظم علی

ولی محمد خاں طالب العلم  
مدرسہ ابوالعلائیمحمد عبد الغنی ولد شیخ اعظم  
مدرسہ ابوالعلائیسید غلام غوث شطاری  
کان اللہ لہسید عمر علی شاہ  
قادی عفی عنہ

سید ممتاز

سید محمد میعادری

سید محمد علی شطاری عفی عنہ

عبد الباقی الامی سید حیدر شاہ  
الخفی التادری

صورت مذکورہ سوال میں عمر و کا زید کو مشرک و کافر کہنا باطل ہے اس واسطے  
کہ زید نے اپنا یہہ اعتقاد بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہے یہہ ہرگز شرک نہیں۔ ہاں جو صفت  
مختص بذات باری تعالیٰ ہے وہ کسی دوسرے کے واسطے ثابت کرنا بیشک  
شرک ہے۔ جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلا واسطہ ہونا مختص بذات باری  
جل جلالہ ہے۔ مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا  
بالذات و باستقلال عالم جمیع اشیاء ہونا بیان نہیں کیا پس زید کو کافر و مشرک  
کہنا بیجا و باطل ہے واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۸۵ ہجری المقدس از مقام علیگڑھ  
حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب لا تعد ولا تحصى  
عنایت فرمایا جو لوگ علم غیب رسول کا انکار کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں

محمد عبد الرحیم مدنی رُسْطَ حَیْہِ اَبَاد دکن

بیشک جمیع اشیاء کا علم بالذات صفت مختصہ باری تعالیٰ ہے اس میں  
غیر کو شریک کرنا شرک ہے اور علم غیب بالواسطہ کو کفر و شرک کہنا بیجا اور محبت جو جو لکھا ہے

واللہ اعلم

بندہ ضعیف مجتہد محمد حسین مدنی رُسْطَ حَیْہِ اَبَاد دکن غفرلہ

واضح ہو کہ مولانا بشیر الدین صاحب نے اپنی کتاب منیر الدین میں تحریر  
کیا ہے کہ جو مضمون کہ دربارہ علم غیب وغیرہ مولانا غلام دستگیر صاحب  
قصور نے تحریر فرمایا اُس پر علماء حرمین شریفین کی مہر ثبت ہے  
پس چونکہ وہ مضمون بہت طویل تھا لہذا حسب الارشاد حضرت مولانا حاجی امداد  
صاحب مہاجر کی مضمون علم غیب کی تلخیص کی گئی پھر اُس پر حضرت حاجی  
صاحب نے مہر کی اور اُس وقت مکہ معظمہ میں مولانا انوار اللہ خاں صاحب  
بنا استاد میں حیدر آباد دکن جو مشاہیر علماء عظام سے ہیں موجود تھے اپنے  
بھی دستخط سے مزین کیا اور بعض علماء حاضرین نے بھی دستخط دہرائے  
کیں خلاصہ اُس کا تحریر کیا جاتا ہے۔ وہو ہذا۔

شیطان بعین کے وسعت علم کو نصوص قطعیہ سے ثابت جاننا اور عالم  
علوم الاولین والآخرین صلی اللہ وسلم علیہ وعلیہ وسلم کے وسعت علم  
کو شیطان کے علم سے کم کہنا تو ہین ہے کیونکہ شرعاً ثابت ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اعلم مخلوقات ہیں۔ تفسیر منشا پوری میں آیہ فاوحی  
الی عبدہ ما اوحی کے تحت میں لکھا ہے والظاہر اھا اسرار وحق

ومعارف لا یعلمها الا الله ورسوله تفسیر مدارک و خازن وغیرہما  
 میں ہے وعلمک من خفیات الامور واطلعت علی ضمائر القلوب  
 مسلم شریف میں بروایت عمرو بن الخطیب وارد ہے فاخلرنا بما کان  
 وما هو کائن پس خبر دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس چیز کی  
 جو ہو چکی اور ہونیوالی ہے اور مواہب لدنیہ میں ہے استخراج  
 الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
 ان الله قد رفع لنا دنیا فانما انظر اليها والى ما هو کائن الی  
 یوم القيامة کانا انظر الی کفی هذه اس حدیث کو امام سیوطی نے  
 خصائص کبریٰ میں نقل کیا ہے۔ پس بشہادت قرآن و حدیث علماء  
 اہل سنت و جماعت نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو علم ماکان و مایکون حاصل ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے شفا میں  
 اور علامہ علی قاری نے اُسکی شرح میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی  
 نے مدارج النبوة وغیرہ میں اس پر تصریح کی ہے۔ ما کتب فی هذا  
 القرطاس صحیح لا ریب فیہ

عبدالحق عفی عنہ

تحریر بالاصحیح و درست ہے موافق اعتقاد فقیر کے ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکے  
 کاتب کو جزائے خیر دے۔

محمد امداد اللہ فاروقی

الجواب صحیح محمد انوار اللہ تارمس حیدر آباد دکن محمد حمزہ محمد نور الدین

# مواہیر علمائے بکھئی و سورت و بنگلور و مدراس

عبد الغفور عفی عنہ	خادم الشرع قاضی شیخ محمد	قاضی اسماعیل ابن
مجلد اللہ تحلیل خادم	محمد عمر الدین	قاضی غلام علی
المتکسک	حسن	مرزا محمد
الشرع قاضی اسماعیل	احمد ابن المولوی الشیخ	محمد عبدالرزاق نقشبندی
محمد صدیق مدرس رشتہ اعلیٰ	عبدالستار در الحجتیکر	
وہتم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی	سید حسن	محمد عبدالقادر
احمد علی	قاضی سید شاہ عبدالقدوس قادری	
سید محمود قادری	بنگلوری ناظم مدرسہ قدوسیہ جامع العلوم	
محمد عظیم الدین	سید عبدالباسط میر مدرس	محمود بن صبغۃ اللہ
	مدرسہ جامع العلوم	کان اللہ لہما
جعید اللہ	محمد قدرت حلیم	



نقل فتویٰ علامہ دھرمپا مہ عصر کائنات جل عالم باعمل حامی فرد  
واصول جامع معقول و منقول مولانا مولوی احمد حسن صاحب چشتی  
صابری کانپوری خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زید قول و اعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہیں ہے اس لئے کہ کفر انکار  
و جحود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہے اور رسول مقبول صلی اللہ  
علیہ وسلم کا عالم الغیب نہ ہونا اولہ قطعیہ قطعی الدلالۃ سے ثابت نہیں  
غایت مافی الباب بعض آیات کریمہ و احادیث نبویہ علی صاحبہا الف  
صلوٰۃ سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہے اور بعض دیگر سے  
ثبوت علم غیب ہوتا ہے۔ پس علمائے محققین نے اُن میں تطبیق با  
طور دی ہے کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تھا  
اور بواسطہ تعلیم حق تھا پس علم غیب ہوا بھی اور نہ بھی ہوا باعتبار  
جہتین پس کسی شق میں کفر نہیں ہے اور اشراک شرع میں نقیض توحید  
شرعی کی ہے اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمائے ظواہر و بعض صوفیہ  
کرام یہ ہے کہ مستحق عبادت بجز ذات حق سبحانہ تعالیٰ کے دوسرا  
کوئی نہیں ہے اور یہی مفاد کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ہے پس  
اشراک اثبات و اعتقاد دوسرے معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ  
صافیہ کے نزدیک توحید اثبات و اعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہے

پس اشراک اثبات و اعتقاد و موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دو معنی اشراک کے نہیں  
ہوئے پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہ بھی تسلیم کیا جائے کہ  
اثبات و اعتقاد صفات مختصہ ذات باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ  
اشراک ہے۔ چنانکہ فرعون عوام اور بعض علمائے ظواہر یہی ہے  
تب بھی زید اعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہیں بنتا اس لئے کہ خاصہ  
باری عز اسمہ دربارہ علم غیب یہ ہے کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ  
وہ موجود فی الحال و موجود فی المآل و فی الماضی ہوں خواہ معدوم  
ازلا و ابد خواہ امور کونیہ سے ہوں خواہ غیر کونیہ سے بایں طور کہ گاہ  
غفلت و نسیان پہنچ نوع اس پر طاری نہ ہو۔ خاصہ حق سبحانہ تعالیٰ  
ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کیلئے ایسا  
علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہ کہتا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نبی کریم  
علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کو علم امور کونیہ اور احاطہ ان کا عنایت کر دیا  
ہے نہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلال  
جمع امور کا ہے خواہ کونی ہو خواہ غیر کونی۔ اہل باطن و کشف جو  
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے  
ہیں اور کہتے ہیں اگر عمر و سنے گا خدا جانے کیا کہے گا۔ اب میں کچھ  
عبارت ابرز مطبوعہ مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن  
و کشف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں کیا

اعتقاد رکھتے ہیں شمالاً و اوج مختلفہ فی هذا التميز على قدر  
 بالاطلاع فمن الارواح من هو قوی فی الاطلاع ومنها من هو ضعيف اقوی الارواح  
 فی ذلك روحه صلى الله عليه وسلم فانها لم يحجب عنها شیء من العالم  
 فهي مطلعة على عرش و علوه و سفله و دنیا و آخره و ناره  
 و جنته لان جميع ذلك خلق الاجله صلى الله عليه وسلم فتميزه  
 عليه السلام خارق بهذه العوالم باسرها فعنده تميز في  
 اجرام السموات من ايرنجلقت و متخلقت و اخلقت الى ايرنجلقت  
 فی جرم كل سماء الخ الى ان قال و كذا ما بقى من الجوالم و ليس فی  
 هذا امراضة للعلم القديم الا زلي الذي لانهاية لمعلومات  
 و ذلك لان ما فی العلم القديم لم ينحصر فی هذا العالم فان اسرار  
 الربوبية و اوصاف الالهية التي لانهاية لها ليست من هذا العالم  
 فی ثبتي ثم الروح اذ احبت الذات امدتها هذا التميز فلذلك  
 كانت ذات الطاهرة صلى الله عليه وسلم تميز ذلك التميز السابق  
 و تخرق به العوالم كلها فسبحان من شرفها و كرمها و اقدارها  
 على ذلك انتهى صفحہ ۴۴ کتاب الابرار الذي تلقاه بنجم العرفان  
 الحافظ سيدى احمد بن مبارك عن قطب الواصلين سيدى  
 عبد العزيز الدباغ اور صاحب ابريز نے اپنے شیخ عبد العزيز سے  
 سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت عجیب و غریب کے و لقد  
 رايت ولدا بلغ مقاما عظيما وهو انه يشاهد الخلق في الناطقة

والصامئة والوحوش والحشرات والسموات ونجومها  
والارضين وما فيها وكرة العالم بابرها تستعمل منه ويسمع  
اصواتها وعلامها في لحظة واحدة ويملك واحد بما يحتاجه  
ويعطيه ويصلحه مرغب ان يشغله هذا عن هذا بل اعلى العالم  
واسفله بمنزلة مرهب في حيز واحد عنده ثم يرحم هذا الولي  
فينظر في مدى مدته مرغب وهو النبي صلى الله عليه وسلم من الحق  
سبحانه فيرى الكل منه تعالى ابريز صفح ٢٥ واعظم الارواح  
علما واقواها نظار روحه عليه الصلوة والسلام لانها عيوب  
الارواح فهي مطلعة على جميع ما في العوالم كما سبق دفعة  
واحدة مرغب ترتيب ولا تدريج ثم لما وقع الاصطحاب بينها  
وبين ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم امدتها بعباد الغفلة  
حتى صارت الذات مطلعة على جميع ما في العالم مع عدم طوق  
الغفلة لها في ذلك لكر الاطلاع ليس الاطلاع فان اطلع  
الروح دفعة واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات على  
سبيل التدريج والترتيب بمعنى انها ما من شئ تتوجه اليه في  
العالم الا وتعلمه لكن علمه لا يحصل الا بالتوجه فاذا توجهت  
الى شئ آخر علمته وهكذا حتى تاتي على ما في العالم فلهذا  
التسلط في العلم على ما في العالم ولكن بتوجه بعد توجه  
ولا تطيق الذات ما تطيق الروح من حصول ذلك وقعة

واحاطا وكن ايتخلفان في عدم الغفلة فانه في الروح على نحو ما  
سبق تفسيره واما في الذات فهو بالنسبة الى توجهها بمعنى انها اذا  
توجهت الى شيء يفوتها ولا يلحقها وفي توجهها اليه سهو ولا غفلة  
والانسيان واما اذا التمتوجه اليه فانها قد تغفل عنه ويقع لها  
فيه السهو والانسيان ولهذا قال صلى الله عليه وسلم كما في  
صحيح البخاري انما انا بشر انسى كما تنسون فاذا نسيت تذكرواني  
قال ذلك صلى الله عليه وسلم حين وقع له السهو ولم يذكره

ابريز صفحہ (۲۵) د

دل مرتضیٰ  
جان احمد بن

کتبہ احمد بن عفی عنہ مقیم کانپور

واضح ہو کہ وہ فتویٰ جو مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری نے تحریر  
فرمایا اور اُس پر علمائے حرمین شریفین کی تقریظیں اور مہرِ ثبت ہیں بسبب  
طوالت بالاستیعاب نقل نہیں کرتے بلکہ مختصراً تحریر کر کے علمائے موصوفین  
کے اسمائے گرامی درج کریں گے وہ ہوندا۔

والدلائل القطعية على وسعة علمه صلى الله عليه وسلم منها آية  
فاوحى الى عبداه ما اوحى وعلمهما لم يكر تعلم وقال الحدّث الدهلوى  
في مدارج النبوة في باب المعراج قال صلى الله عليه وسلم اوتيت  
علم الاولين والآخرين والاحاديث الصحيحة مثبتة لوسعة علمه  
صلى الله عليه وسلم متها ما في بدء الخلق في الصحيح البخاري عن عمر  
رضي الله تعالى عنه قال ما في علمه صلى الله عليه وسلم مقاما

فأخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل أهل الجنة منازلهم وأهل النار  
 منازلهم قال الطيبي دل ذلك على أنه أخبر عن جميع أحوال الخلق  
 وفي الصحيحين عن حذيفة قال لقد خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم  
 خطبة ما ترك فيها شيئاً إلى قيام الساعة قال العيني في حاشيته على  
 البخاري قوله ما ترك فيها شيئاً من الأمور المقدرة من الكائنات  
 في كتاب الفتن وأشراف الساعة وصحيح مسلم عن حذيفة قال أخبر  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فأخبرنا بما كان وما هو كائن  
 وفي المشكاة فتجلى لي كل شيء وعرفت قال المحدث الدهلوي تحته  
 پس ظاهر شد روشن شد مرا هر چیزی از علوم و شناختم همه را آن و قال  
 العلامة القسطلاني في المواهب اذ لا فرق بين موته وحياته في  
 مشاهدته لأمته ومعرفته بأحوالهم ونياتهم وعزائمهم ونواظهم  
 وذلك عند كمال جلي الاختفاء به فهذه الآيات والأحاديث الصحيحة  
 نصوص صريحة في أنه صلى الله عليه وسلم أطلع على جميع أحوال  
 الموجودات والأمور المقدرة من الجائزات وما كان وما يكون  
 فعلم أن انكار اعتقاد علمه صلى الله عليه وسلم لا يقول وأجل  
 من المسلمين سوى الوهابين من المحدثين فقطع وأبرأ القوم الذين  
 ظلموا وألحق الله بهم العالمين

مفتی الحنفیہ عثمان بن عبدالسلام و اغتانی مدنیہ منورہ

عبدالحق مہاجر الہ آبادی

سید محمد علی بن طاہر مدرسین علم مدرسہ مدنیہ منورہ

عبداللہ السنہری

اسماء گرامی مدرسین مدرستہ صلوٰۃ

محمد سعید محمد نور سید عظیم حسین عبد سبحان عظمت علی محمد رحمت مہاجر کی

ان تمام تحاریر بالا سے ثابت ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان و مایکون من جانب اللہ حاصل تھا اور بعض اعتراضات جو وہابی لوگ کرتے ہیں اُسکا جواب بھی دیدیا گیا اور مؤلف صاحب نے رسالہ علم غیب میں چند اعتراض کئے ہیں اُن کا جواب بھی دیدیا جائے گا مگر پہلے اشارہ کیا گیا تھا کہ مؤلف نے غیر متیقن بنجاتہ کے ترجمہ میں بہت ہی غت و غیب کیا ہے اس لئے مناسب ہے کہ اُس کو بیان کر دیا جائے۔ رسالہ علم غیب میں جو فتویٰ نقل کیا گیا ہے اُس میں صفحہ ۱۲ میں یہ فقرہ ہے (۱) نہ متروک فی امرہ غیر متیقن بنجاتہ لما صحیح من الاجادیت الخ اس کا ترجمہ مؤلف نے صفحہ (۲۴) میں اس طرح بیان کیا ہے "اس لئے کہ تردد رکھا گیا ہے کام میں اُن کے نہیں یقین کرنیوالے ہیں اُس کی نجات کا جیسا کہ صحیح ہوا ہے احادیث سے" (۱) نہ میں ضمیر واحد ہے اور (فی قول) میں ضمیر واحد ہے متیقن صغہ واحد ہے اور (بنجاتہ) میں ضمیر واحد ہے

تو اب سوال یہ ہے کہ ترجمہ میں (اُن کے) اور نہیں یقین کرنیوالے ہیں لفظ جمع کیوں اختیار کیا گیا۔ واحد کا ترجمہ واحد ہی سے چاہئے یہ جہالت ہے یا نہیں؟ اگر یہ کہا جائے کہ چونکہ مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں لہذا عظمت لفظ جمع لائے تو میں کہتا ہوں کہ (اُن کے) اور نہیں یقین کرنے والے ہیں (دو جائے تو تعظیم کی گئی اور پھر نجات کا ترجمہ اُس کی نجات کا خلافت تعظیم واحد سے کیوں ہوا۔ اب بھی آپ کی ترکی تمام ہوئی یا نہیں اصل امر یہ ہے کہ صحیح ترجمہ اُس کا یہ ہے کہ۔ (اس لئے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر یقین تھے ساتھ اپنی نجات کے) یعنی آنحضرت کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا مولف نے دیکھا کہ اگر یہ صحیح ترجمہ لوگوں کو معلوم ہو جائے گا تو میرا اور دیگر دہائیوں کا بھید کھل جائے گا اور عوام الناس میں غلغلہ مچ جائے گا کہ دیکھو ان پاپوں کو کہ انہوں کا یہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی بھی خبر نہ تھی اور جن کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ ہو ان کو اور باتوں کی کیا خبر ہو سکتی ہے اور وہ کسی کے کیا کام آسکیں گے اس لئے مولف نے چالاکی اور بے ایمانی سے دو جگہ تو لفظ جمع کا لکھا اور ایک جگہ واحد اس صرح کو رد کر دیا ہے کہ میں ان کے نہیں یقین کرتے ہیں کہ

نجات کا نام اہل طلب بحث رہو ہو جائے اور عوام یہ سمجھ جائیں کہ یہ نہ یقین کرنے والے اور لوگ ہیں کہ اُس کی نجات کا یقین نہیں کرتے ہیں بھلے مانس کو ذی غمت اور شرم نہیں کہ اس مکاری و عیاری سے

تو اب سوال یہ ہے کہ ترجمہ میں (اُن کے) اور نہیں یقین کر نیوالے  
 ہیں لفظ جمع کیوں اختیار کیا گیا۔ واحد کا ترجمہ واحد ہی سے چاہئے یہ  
 جہالت ہے یا نہیں؟ اگر یہ کہا جائے کہ چونکہ مراد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم میں لہذا عظمتہ لفظ جمع لائے تو میں کہتا ہوں کہ (اُن کے) اور  
 نہیں یقین کرنے والے ہیں) دو جائے تو تعظیم کی گئی اور پھر نجات کا ترجمہ  
 اُس کی نجات کا خلاف تعظیم واحد سے کیوں ہوا۔ اب بھی آپ کی ترکی  
 تمام ہوئی یا نہیں اصل امر یہ ہے کہ صحیح ترجمہ اُس کا یہ ہے کہ -  
 (اس لئے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر متیقن تھے ساتھ اپنی  
 نجات کے) یعنی آنحضرت کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا مؤلف نے دیکھا  
 کہ اگر یہ صحیح ترجمہ لوگوں کو معلوم ہو جائے گا تو سیرا اور دیگر دہائیوں کا  
 بھید کھل جائے گا اور عوام الناس میں غفلت پڑ جائے گا کہ دیکھو ان پاپوں  
 گمراہوں کا یہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات  
 کی بھی خبر نہ تھی اور جن کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ ہو اُن کو اور باتوں کی کیا  
 خبر ہو سکتی ہے اور وہ کسی کے کیا کام آسکیں گے اس لئے مؤلف نے  
 چالاکی اور بے ایمانی سے دو جگہ تو لفظ جمع کا لکھا اور ایک جگہ واحد  
 اس طرح تردد رکھا گیا ہے کام میں اُن کے نہیں یقین کرتے ہیں اُس کے  
 نجات کا تاکہ اصل مطلب غت ربود ہو جائے اور عوام یہ سمجھ جائیں کہ  
 یہ نہ یقین کرنے والے اور لوگ ہیں کہ اُس کی نجات کا یقین نہیں کرتے  
 ہیں بھلے مانس کو ذی غیرت اور شرم نہیں کہ اس مکاری و عیاری سے

کیا فائدہ۔ کیا اہل علم اس بلکہ میں نہیں ہیں جو یہ چالاکي وسفا کی ظاہر کر دے  
اور صاف عبارت کا مطلب بیان کر دیں گے کہ وہابیوں کا یہ اعتقاد ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نجات کی خبر نہ تھی اور یہی محمد بن  
عبدالوہاب نجدی نے کتاب الشک والتوحید میں نقل کیا ہے چنانچہ اوپر  
مذکور ہوا اور لہذا صحیح من الاحادیث صاف اس بات پر دال ہے کہ عدم  
علم نجات رسول احادیث سے ثابت ہو چکا ہے اور یہ امر محقق ہے اب ہر  
شخص جان سکتا ہے کہ پس یہی مذہب مؤلف ہے کیونکہ بلا تکثیر ترجمہ کر دیا  
اور اُس پر اعتراض و انکار نہ کیا جس سے واضح ہے کہ یہ بات اُن کے  
نزدیک مسلم الثبوت ہے۔ اب مؤلف صاحب سے کہا جاتا ہے کہ مفتی  
صاحب نے تو الی آخر مافی المراتک لکھ کر مالدیا لیکن مہربانی فرما کر آپ  
مرقاۃ سے اور دیگر کتب سے ثابت کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی اور یہ امر محقق و طے شدہ علمائے اہل سنت و جماعت  
ہے اگر آپ کہیں کہ میں نے صرف نقل کیا ہے اور یہ میرا اعتقاد نہیں  
تو جناب والا یہ ہرگز مسموع نہ ہو گا۔ آپ کو لازم تھا کہ اس پر اعتراض کرتے  
اور اپنا اعتقاد بیان کرتے کہ یہ میرے اعتقاد کے خلاف ہے اور یہ کہتے  
کہ وہابیوں کا مقولہ ہے میں اس کے مخالف ہوں اور جب کہ آپ نے  
ایسا نہ کیا تو آپ ہی انصاف کیجئے کہ وہابیوں کا اعتقاد تو آپ نقل کریں  
اور بلا تکثیر اُس کو مان لیں پھر آپ سنی کیونکر ہو سکتے ہیں۔ بار بار جو آپ  
لفظ علمائے اہل سنت لکھتے ہیں اُس سے کھرا لہ فرما کے کیا نتیجہ پھر میں

مکر رہ کر کہتا ہوں کہ ذی بھی غیرت و شرم و امنگیر ہو تو یہی تبدل دیجئے کیا  
 علمائے اہل سنت و جماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی جو فتویٰ ہم نے نقل کیا ہے اگر اس میں بخاری شریف

کی روایت (ہیئاً لک یا رسول اللہ لقد بین اللہ لک ما ذا یفعل فاذا  
 یفعل بنا) مطالعہ کریں گے اور آیت لیغفر لک اللہ ما تقد مر من ذنبک  
 و ما تاخرا و دیگر آیتیں و احادیث جو فتوے میں تحریر کے کئے پڑھ لیں گے  
 تو امید قوی ہے کہ اپنے اعتقاد ناپاک سے تائب ہوں گے مگر یہ یاد رہے  
 کہ جب تک آپ علی الاعلان مکہ مسجد یا کسی مشہور مقام میں توبہ نہ کریں گے  
 تو عوام بھی سمجھیں گے کہ مولف رفیع الدین صاحب کا یہ اعتقاد ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی کیونکہ آپ نے اسکو  
 بلا اٹھا کر تسلیم کر لیا تاہم میں ایک عجیب امر ملاحظہ فرمائیں کہ صفحہ (۶۱) میں مؤلف صاحب

تحریر کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا علما علم الاولین و  
 الاخرین یعنی تعلیم کیا گیا ہوں میں علم الاولین و آخرین کا یہ نہیں سمجھتے  
 علم جو اولین و آخرین کا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا نہ یہ کہ  
 علم خداوند تعالیٰ جل جلالہ کا ابن مسعود سے مروی ہے من اراد العلم فعلمہ

بالقرآن فان فیہ خبر الاولین و الاخرین الی قول اور کہا مرنی نے  
 کہ قرآن تمامہ علم اولین و آخرین کا ہے مولف صاحب اقرار کرتے  
 ہیں کہ علم اولین و آخرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوا مگر  
 یہ علم خداوند تعالیٰ کا نہیں ماشاء اللہ چشم بدور یہ علم اولین و آخرین خدا

کا علم نہیں تو پھر کس کا علم ہے کیا لوح محفوظ میں اولین و آخرین کا حال مندرج  
 نہیں اگر کہتے ہو کہ نہیں ہے تو یہ محض جہالت ہے ہم نے جو فتویٰ نقل کیا ہے  
 مطالعہ کیجئے اور اگر کہتے ہو کہ علم اولین و آخرین لوح محفوظ میں موجود ہے  
 پھر اُس کے علم باری ہونے میں کیا شک رہا۔ آپ کا یہ کہنا کہ مگر یہ علم  
 اولین و آخرین کا ہے خداوند تعالیٰ کا علم نہیں جہالت اور ضلالت نہیں  
 تو پھر کیا ہے اور طرہ یہ کہ پہلے تو کہا کہ علم اولین و آخرین خدا کا علم نہیں  
 اور پھر ابن مسعود کا قول نقل کیا کہ جسکو منظور ہو علم پس وہ قرآن لازمی  
 پکڑے کیونکہ اُس میں خبر اولین و آخرین ہے اور فرنی کا یہ مقولہ کہ  
 جمیع القرآن علوم الاولین و آخرین ہے اس عبارت سے ثابت ہو گیا  
 کہ علم اولین و آخرین قرآن پاک میں مندرج ہے اور قرآن مجید علم باری  
 لہذا علم اولین و آخرین کا علم الہی ہونا ثابت ہو گیا خلاصہ یہ کہ پہلے تو  
 انکار کیا پھر بھجوائے دروغ گورہا قطفہ نباشد۔ اُسی کے خلاف نقل کیا  
 اب کوئی مؤلف سے دریافت کرے کہ آپ کے کلام میں تناقض ہے  
 پہلے آپ نے انکار کیا پھر اقرار کیا اب کوئی بات تسلیم کیجائے سچ  
 یہ ہے مؤلف صاحب کا کوئی قصور نہیں یہ فتور و ہابیوں کا ہے کہ  
 ایک ایسے شخص کو (کہ جس کو یہ بھی خبر نہیں کہ جب علم اولین و آخرین  
 قرآن میں مندرج ہے پھر بھی کہتا ہے کہ علم اولین و آخرین خدا کا علم نہیں)  
 آخری مباحثہ کیلئے آمادہ کیا اور یہ خیال نہ کیا کہ لینے کے دینے پر  
 اور ایسا ہو گا کہ [www.fikreraza.in](http://www.fikreraza.in) - افسوس صد افسوس

وہ بیچارہ کیا کرے گا جو کچھ آتا ہے بس اُسی کے مطابق ہاتھ پاؤں مارتا  
 اور بسبب جہالت کفریات بکتا ہے اب اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوگا کہ  
 علم اولین و آخرین جو قرآن شریف میں موجود ہے اُس کو کہتا ہے کہ یہ  
 علم خدا کا نہیں گویا اُس نے قرآن کا انکار کیا کیونکہ جو کچھ قرآن شریف  
 میں ہے وہ خدا کا علم ہے اور جب مافی القرآن کو علم باری سے خارج  
 کیا تو لازم آگیا کہ قرآن علم باری نہیں وہو الکفر الصریح استغفر اللہ  
 من ذلک ضمیمہ کے صفحہ (۱۳) میں ہے بہر حال اُن کا مطلب یہ تھا کہ  
 عطا ہوا تو ثابت نہیں ہوتا اقول۔ آپ کے خیال میں آگیا کہ تمامہ  
 علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہو گیا کہ یہ دعویٰ اہل  
 سنت سے ہرگز نہیں۔ کوئی اہل سنت سے یہ نہیں کہتا کہ جملہ معلومات الہیہ پر  
 احاطہ علم رسول ہو گیا۔ آپ فتویٰ بخوبی غور سے پڑھیں صرف یہ  
 ظاہر کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان و مایکون  
 جو بعض معلومات الہیہ سے مرحمت ہوا۔ دلائل فتویٰ میں بکثرت موجود  
 ہیں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہاں کچھ اور تحریر کر دیتے ہیں۔  
 روح البیان میں ہے وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 لیلة المعراج قطرت فی حلقی قطرة علمت ما کان و سیکون یعنی  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میرے حلق میں  
 ایک قطرہ پیکا یا گیا پس جان لیا میں نے ماکان و سیکون کو اور  
 تفسیر عرسل البیان میں تحت آیہ کہ یہ و علمک ما لکم تعلم کے ہے

ای علم ملک عواقب الخلق و علم ماکان و ماسی کون اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کو علم ماکان و مایکون عنایت کیا گیا اگر کوئی اعتراض کرے کہ علم ماکان و مایکون بعض معلومات الہیہ ہے یہہ کیونکر تسلیم کیا جائے تو جواب اس کا یہ ہے کہ ماکان و مایکون صرف موجودات کو شامل ہے اور معدومات ممکنہ و ممکنات ذاتیہ و مایترتب علیہا الآثار و الاحکام کو شامل نہیں اور معلومات الہیہ کا اطلاق سب پر آتا ہے چنانچہ پیشتر ہم نے بیان بھی کیا اور فتویٰ بھی مندرج ہے بس ثابت ہے کہ علم ماکان و مایکون بعض معلومات الہیہ ہے تفسیر روح البیان کا حوالہ ابھی اوپر نقل کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو علم ماکان و مایکون دیا گیا اور اسی تفسیر روح البیان صفحہ ۲۷ میں ہے علم الاولیا مر علم الانبیاء بمنزلۃ

قطرة من سبعة البحیر و علم الاولیا مر علم نبینا محمد صلی اللہ علیہ

وسلم بهذه المنزلة و علم نبینا مر علم الحق سبحانه بهذه المنزلة یعنی علم اولیا، اللہ کا بمقابلہ علم انبیاء بمنزلہ ایک قطرہ کے ہے سات دریاؤں سے اور علم انبیاء کا بمقابلہ علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ ایک قطرہ کے ہے سات دریاؤں سے اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم حق سبحانہ تعالیٰ شانہ سے یہی نسبت ہے۔ صاحب روح البیان نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ علم ماکان و مایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوا اور دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ علم رسول بمقابلہ علم الہی کم ہے تو ان دونوں عبارتوں کے ملائے سے واضح ہوا کہ علم ماکان و مایکون

جو آنحضرت کو عنایت ہوا وہ بمقابلہ معلومات الہیہ بعض ہے نہ تمام علم خدا  
 بھیجے مولف کو ان باتوں سے کیا علاقہ اُسکو تو چاہئے کہ وہ ہمیشہ بھی  
 ضد لگاتا رہے کہ آنحضرت کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی۔ افسوس صد افسوس  
 قولہ صفحہ ۱۵۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ  
 عنہا پر بہتان اُٹھنے سے عرصہ دراز تک رنجیدہ رہے الی قول اگر علم غیبی ہوتا تو  
 کیوں رنجیدہ ہوتے۔ اقول حدیث افک میں یہ الفاظ موجود ہیں فقال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت بدار فی من رجل بلغنی اذا  
 فی اہلی فواللہ ما علمت علی اہلی الا خیراً او قد ذکرہ ورجلا ما علمت  
 علیہ الا خیراً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مجھے معذرت  
 کریگا ایسے شخص سے جس نے ہماری اہل کو ایذا پہنچائی۔ پس قسم اللہ تعالیٰ  
 کی کہ میں جانتا ہوں میں اپنے اہل پر مگر خیر اور جس مرد کی نسبت انھوں نے  
 ذکر کیا نہیں جانتا ہوں میں مگر خیر۔ اس سے ہویدا ہے کہ آپ کو حضرت  
 صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت شک و شبہ نہ تھا اُن کی پاکدامنی و عصمت  
 پر کبھی یقین تھا اسی واسطے آپ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ میں اپنی اہل پر مگر خیر  
 کچھ اور خیال نہیں کرتا مجھ کو علم ان کی عصمت کا یقین ہے ہاں البتہ منافقوں  
 افواہ اور جھوٹی خبریں سے آپ کو ایذا پہنچی اور اسی وجہ سے آپ رنجیدہ تھے  
 پس رنج کی یہ وجہ ہے نہ یہ کہ آپ کو شک تھا اور علم براءت حاصل نہ تھا  
 ملا و ہابیوں کو ایسا خیال نہ پاک مبارک رہے۔ ہم تو یقین رکھتے ہیں  
 کہ جب آنحضرت نے قسم کھا کر بیان فرمایا تو صاف صاف نمایان ہو گیا

صد  
آوازعلاوہ  
خبر

کہ آپ کو علم برأت تھا رہا تفتیش فرمانا اور تحقیقات کرنی اس میں محض  
تشریح منظور تھی۔ آپ برأت وحی سے چاہتے تھے تاکہ منافقوں کی  
زبان طعن بند ہو اگر آپ بطور خود برأت فرمالیتے تو منافقین و مخالفین کہتے  
کہ دیکھو غیروں کے معاملات میں کس طرح تحقیقات کی جاتی ہے اور خود اپنے  
معاملہ میں تحقیقات نہیں کرتے۔ پس بدون وحی مقتضائے مصلحت وقت  
نہ تھا کہ آپ بذاتہ اپنی طرفت سے برأت فرماتے۔ مختصر حاشیہ علامہ  
جلال الدین سیوطی علی البخاری مطبوعہ مصر (صفحہ ۲۹۲) میں ہے  
سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیء  
وانما خفی علی من راؤا صورة لا یتخلوا غالباً عما قالوا فانظر  
ما علمہ مر البوحی واد مر بین الماء والطین فتکون تلون  
الشاک یا لا مر تعلیماً لورثتہ الدین بعد لا  
الی یوم القیامۃ کیف یفعلون یا لا سراسر  
کے تا حتی جاء علمہ یرفع ما خفی عن اولئک فلم یطلق  
کما قیل اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آنسور موجودات صلی اللہ  
علیہ وسلم پر کوئی شئی مخفی نہیں ہے۔ انہیں لوگوں پر پوشیدہ رہنے  
جنہوں نے یہ جاننا کہ ایسی صورت (یعنی تہمت جیسی حاشیہ صدیقہ  
پر لگائی تھی) غالباً اس امر سے خالی نہیں ہوتی ہے کہ جس مر کی تہمت  
لگاتے ہیں۔ یعنی ایسے بدگمان لوگوں پر پوشیدہ گی رہی نہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پر حتیٰ ذات اسے بدگمانوں سے بلند و بالا اور پاک

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ایسی حالت میں ہو چکا تھا کہ حضرت  
 آدم کے پتلے کا خمیر پانی و مٹی کے درمیان تھا پس یہ تلوں (تفتیش و  
 سوال و مشورہ) و معاملہ شاک بالامر کا سا واسطے حضرت نے کیا کہ تعلیم  
 کریں اپنی امت و ارشین علم نبوی کو جو بعد آپ کے قیامت تک ہونیوالے ہیں  
 کہ وہ بھی اسرار کو اس طرح پوشیدہ کریں۔ یہ معاملہ شاک بالامر کا سا اپنے  
 اُس وقت تک کیا کہ جب تک علم براءت اُن لوگوں کو نہ آگیا جن پر یہ  
 معاملہ پوشیدہ تھا خلاصہ یہ کہ آپ کو براءت کا علم تھا مگر مصلحت تعلیم  
 امت کے باعث معاملہ مذکورہ ایک حد تک کیا گیا۔ پس حدیث افک کے  
 دلیل علم غیب قرار دینا سراسر عداوت و موجب طعن علی الرسول ہے۔  
 قولہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدعی و مدعی علیہ کی روئداد  
 پر فیصلہ کر دیتا ہوں جو شخص جھوٹا ہے اور اُس کی جھالاکے سبب اگر ناحق  
 اُس کی طرف فیصلہ ہو گیا تو گویا آگ کا ٹکڑا اُس کو ملا اگر علم غیب ہوتا  
 اپنے فیصلہ فرمائی ہوئی چیز کو آگ کا ٹکڑا کیوں فرماتے **اقول** ماشاء اللہ  
 خوب مطلب سمجھ کر نتیجہ نکالے جو کچھ غبار عداوت تھا ظاہر کر دیا جناب عالی  
 ملاحظہ کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ظاہر مع سامع  
 دیکھتا ہوں ثبوت دعویٰ کا ہے یا نہیں روئداد ظاہری (ثبوت ظاہری  
 یعنی موافق شرع شریف کے بنیہ عادل پائے جائیں۔ اگر گواہ نہوں تو  
 مدعی علیہ سے قسم لیمائے بہر حال جو احکام شرع ہیں) پر حکم کتاب اللہ  
 فیصلہ کرتا ہوں۔ اب جو روئدادیں گواہ بنا کر یا طمع سازی کے

علم غیب

علم غیب سازی

معاملہ جیت لیگا وہ آپ قیامت کے روز سزا پائے گا۔ خلاصہ یہ کہ میں تو  
رونداد کے موافق فیصلہ کروں گا کیونکہ مجھ کو بھی حکم خداوند تعالیٰ کا ہے اب  
اگر دروغ گوئی و طمع سازی جو کر گیا وہ آپ سزا پائے گا ہمیں کچھ غرض نہیں  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک واقعہ میں یہ فرمایا کہ دیکھو یہ  
بچہ جو پیدا ہوگا وہ کس کی شکل پر ہوتا ہے پس وہ زانی کی شکل پر پیدا  
ہوا تو آپ نے ارشاد کیا کہ میں نے فیصلہ موافق رونداد ظاہری کے کیا  
جس کے باعث یہ شخص بھگیا ورنہ برابر حد شرعی اس پر قائم کرتا وہاں تو حد  
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ واقف تھے لیکن اپنے مافی الضمیر کے  
موافق آپ نے فیصلہ نہ کیا کیونکہ حکم الہی اس طرح نہیں ہے۔ پس باعتبار  
رونداد ظاہری آپ حکم خدا بجالائے کوئی ذی عقل بھی تسلیم کر گیا کہ موافق  
رونداد ظاہری فیصلہ کرنا مستلزم عدم علم غیب کو ہے ہرگز نہیں۔  
ہاں دشمن رسول سے عجب نہیں ہم یہاں ایک تقریر کرتے ہیں جس سے  
مولف کی کئی باتوں کا جواب ہو جائے گا۔

واضح ہو کہ فتویٰ مولانا احمد حسن صاحب کانپوری میں بحوالہ کتاب البرزخ  
مطبوعہ مصر منقول ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح  
مبارک نسبت جملہ ارواح کے اقویٰ ہے کہ اُس سے عالم میں کوئی شے  
محبوب نہیں ہوئی پس وہ روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطلع ہے عرش و  
علو عرش اور تحت العرش دنیا و آخرت و زار و نبیٰ و کائنات و تمام عالم تو آپ ہی  
کے باعث پیدا ہوا پھر اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اختلاف عالم اس وقت ہے جبکہ

روح مبارک اُس طرف متوجہ ہوا اور در صورت عدم توجہ اُس سے غفلت ہو جاتی ہے اور سہو و نسیان واقع ہو جاتا ہے اس لئے صحیح بخاری میں آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں بشر ہوں بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو پس جب بھولوں تو مجھ کو یاد دلاؤ۔ پس اس سے واضح ہو گیا کہ اگر کسی وقت کوئی معاملہ آپ پر پوشیدہ رہا جیسا وہ کہتے کا بچہ مکان میں تھا اُس کے باعث وحی نہ آئی۔ یا جو حضرت عثمان غنی کے متعلق غلط خبر شہادت کی اڑائی گئی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکریمیت لینا جیسا کہ صلح حدیبیہ میں یہ واقعہ ہوا۔ یا وہ واقعہ کہ نعلین مبارک میں نجاست لگی تھی آپ نے عین نماز میں باعلام جبریل پاؤں سے علیحدہ کیا اس کے مثل اور جو کوئی واقعہ ہو اُس کے یہی معنی ہیں کہ اُس وقت روح مبارک کو اُس طرف توجہ نہ تھی بلکہ اور سمت توجہ تھی مثلاً مشاہدہ ذات دستغرق فی الصفات ہوں جس کے باعث اُس طرف سے ذہول ہو گیا۔ یہ تو عین وصف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے ان واقعات کو دلیل عدم علم غیب قرار دینا سراسر جہالت و بلادت و موجب عداوت ہے شنوی شریفیت میں مولانا روم ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں اور اُس کے تحت میں حضرت مولانا عبدالحی ہجر العلوم لکھنوی کیا لکھتے ہیں ناظرین ملاحظہ کریں۔

مصطفیٰ بشنید از سوئے علا

اندریں بودند کا و از صلا

دست در شست از آلودگی

خو است آئے و وضو را تازہ کرد

دست سو موزہ برداں خوش خطبا  
موزہ را بر بود از دستش عقاب  
در قناد از موزہ یک مار سیاہ  
زا غنایت شد عقابش بسویک خواہ  
پس سولش شکر کرد و گفت ما  
ایضا دیدیم خود بد آن وفا  
گر چہ ہر غیبی خدا مار نمود  
دل دراں کھنڈہ بخود مشغول بود  
مار در موزہ بہ نیم در ہوا  
نیست از من گستاخ مصطفی

بحر العلوم فرماتے ہیں پس معنی بیت اینچنین ست کہ دل بخود مشغول بعد  
کہ نفس دل را شاہدہ میکرد ذات باحدیت با جمیع اسماء در دست پس  
بسبب استغراق دریں مشاہدات توجہ بسوئے اکوان نہ بود پس بعض  
اکوان مغفول عنہ ماندند و ایں وجہ وجہیست الیہ مقصود آنست کہ باوصف  
نزول بشریت دل در تماشا کے نفس خود بود و التفات بسوئے اکوان کہ  
غائب از حسن بودند و بدیا ایں تماشا و التفات باں چوں بردن عقاب  
دیدہ مزاج بر عقاب برہم شد و ایں منافی آن تماشا نیست و نیست مراد  
از استغراق محویت یافتا تا در ہم بودن صورت نہ بندد۔ مولانا عبد العلی  
بحر العلوم نے فرمایا کہ بسبب استغراق اکوان کی سمت توجہ نہ تھی اس لئے  
بعض اکوان مغفول رہے موزہ میں سانپ تھا آنحضرت کو معلوم نہ ہوا  
عقاب او پر اڑا لیکیا اُس میں سے سانپ گرا تو آپ نے فرمایا کہ اگرچہ  
مہر غیب خداوند تعالیٰ نے مجھ کو غنایت کیا لیکن دل اُس وقت اور سمت  
مشغول تھا جس کے باعث یہ مجھ پر رہا۔ پس معلوم ہوا کہ گاہے بہ حاس  
ہے کہ عرش سے فرش تک کل اشیاء پیش نظر بنانچہ عبارت ابریزو

دلائل مذکورہ فی الفتاویٰ سے واضح ہے اور گنا ہے بوجہ کمال ستغفر  
 اشیاء و محجوب چنانچہ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔  
 گئے بر طارم اعلیٰ نشینم گئے بر پشت پائے خود نہ بنیم  
 عگر چہ ہر غیب خدا مارا نمود

کو دیکھ کر مولف صاحب بہت پریشان ہوں گے کہ یہ تو غضب ہو گیا  
 کہ جملہ غیوب پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو گئی۔ لطف  
 انگیز تو یہ معاملہ ہے کہ علم غیب تو اللہ تعالیٰ غایت فرمائے اپنے حبیب  
 پاک کو اور وہابیوں کا دل جلے بیشک بغض و عناد اور تعصب کے  
 یہ بھی معنی ہیں۔ قولہ صحیح بخاری شریف اور مسلم شریف میں سہل  
 بن سعد سے مروی ہے کہ قیامت کے روز فرشتے بعض لوگوں کو  
 دوزخ کی طرف لیجائیں گے اُن کو سردار دو عالم فرمائیں گے کہ میرے  
 لوگ میرے لوگ الی قولہ اگر علم غیب ہوتا تو اول میرے لوگ  
 میرے لوگ فرما کر بعد عرض دوری کیوں فرماتے اور صفحہ (۱۷) میں مولف  
 نے یہ آیت نقل کی ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ما ذا ابجبتہم  
 قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب جس دن جمع کرے گا  
 اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو پس فرمائے گا کیا جواب دے گئے تم فرمائیں گے  
 نہیں علم ہے ہم کو تحقیق تو علام الغیوب ہے اقول جل اجر الاول  
 صفحہ ۶۲۹ میں ہے فاجابوا عندہ بوجہ الاول انه لیس لہ العلم  
 بل کنایۃ عراظہا التشکی والالتجاء الی اللہ یتقویض الامر

كذا اليه الثاني انه خلف العلم في اول الامر انه هو لهم من  
 الخوف ثم يجلبون في ثاني الحال وبعد رجوع العقل وهو في  
 حال شهادة تهم على الامم فلا يكون قولهم لا علم لنا من انبياء  
 لما اثبت الله تعالى لهم من الشهادة على الامم - جلالتهم تحت  
 آيت انك انت علام الغيوب کے ہے ذہب عنهم علم لشدة  
 هول يوم القيامة وقرعهم ثم يشهدون كما يسكتون او جل  
 يس تحت ذہب عنهم علم کے ہے فلا یرد کیف قالوا ذلك  
 مع انهم عالمون ماذا اجلبوا به فيلزم الاخبار بخلاف الواقع :-  
 خلاصہ یہ کہ انبیاء کہہ گئے کہ ہمیں علم نہیں تو علام الغيوب ہے حالانکہ  
 انبیاء عظام کو علم ہے اس امر کا کہ کیا جواب دیں گے اور شہادت اُن کی اپنی  
 امت پر ہوگی۔ پس بظاہر منافاة معلوم ہوتی ہے کہ در صورت  
 علم لا علم لنا کیونکر کہیں گے تو جلالتہم و جل کی عبارتوں سے منافاة رفع ہوگی  
 کہ مقصود لا علم لنا سے یہ نہیں ہے کہ ہمیں علم نہیں بلکہ اظہار تشکی و الجحش  
 الى الله وتفويض الامور الى الله مقصود ہے یعنی کل امور يا الله  
 تیری طرف سونپ دے ہیں اور التجا و تشکی سب تیری طرف ہے اس  
 نفی علم مقصود نہیں پس منافاة نہ ہوئی اور دوسری توجہ یہ ہے اگرچہ  
 انبیاء کو علم جواب ہو گا مگر یہ سبب شدت هول قیامت و فکر امت ذہو  
 علم ہو جائے گا پھر رفع هول کے بعد علم آجائے گا تو وہ برابر جواب و  
 شہادت دینگے پس منافاة اٹھ گئی۔ یہ خلاصہ ہے اُس کا جو جل

و جلالین میں لکھا ہے۔ پس اسی پر خیال کر لینا چاہئے کہ آپ پہچان کر فرمائیں گے کہ میرے لوگ میرے لوگ اور بسبب فکر اُمت علم اُن کے امر محدث کا جاتا رہیگا من بعد فرشتے اطلاع دیں گے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد یہ امر محدث کیا پس آپ کو خیال آجائے گا کہ واقعی ان لوگوں نے فلاں فلاں امر محدث کیا تو فرمائیں گے سچا سچا یعنی دور ہو دور ہو اور یہ اس لئے کہ اعمال اُمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ کس نے امر حسن کیا اور کس نے امر محدث کیا چنانچہ باقوال فقہاء و حدیث شریف عرض اعمال اُمت ثابت و متحقق ہے کما مر اور ذہول علم بسبب فکر اُمت متصور لہذا صورت تطبیق اُسی طرح کیجائے گی جس طرح صاحب جلالین و جل نے تحریر کی پس آیت مذکورہ اور حدیث شریف عدم علم غیب کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ دیکھئے شب قدر ایک مرتبہ آپ کو معلوم کرا لی گئی پھر آپ بھول گئے یا نمازیں گاہے سہو ہو گیا تو یہ سہو و نسیان سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو علم نہ تھا بیشک علم ہے مگر کسی عارضہ کے باعث خیال نہ رہا اب کیا خیال نہ رہنے کے باعث کوئی دانشمند کہہ سکتا ہے کہ آپ کو علم ہی نہ تھا ہرگز نہیں ہاں وہابیوں سے بعید نہیں جس طرح اُن کا دل چاہے وہ گستاخی و بے ادبی کیا کریں واللہ یشہد انہم لکاذبوان ہمیں اُن سے کچھ سروکار نہیں وہ خود اپنے کئے کی سزا پائیں گے **قولہ** نظرت الی بلاد اللہ جمعاً کثر ۷ لے علی حکم اتصال مولوی صاحب کی تاویل کو ملاحظہ فرماؤ کہ اصل مطلب شع کا صاف ہے کہ مقابل دولت و صل الہی

تمام دنیا کو فی خیر نہیں برابر درست ہے مگر مولوی صاحب نے اپنے عطا کے  
لفظ کے لحاظ سے یہ حاصل مطلب نکالا جو مضحکہ طفلان ہے شاید مولوی صاحب  
اپنے ذہن میں تصور فرمایا کہ میں اپنے لفظ عطا پر اقول مولوی حسین صاحب  
نے شعر کا مطلب جو تحریر کیا بہت درست ہے معنی حقیقی اُس کے یہی ہیں  
کہ تمام بلاد اللہ کو میں نے بحیثیت اجتماع نظر کیا یعنی دیکھا تو دولتِ صول الہی  
کے مقابلہ میں دانہ رائی کے مثل پایا صاف تباہی سی معنی ہیں کہ بلاد اللہ  
کو تمام دیکھ بھال لیا اور صریح یہی مفہوم ہے لیکن آپ تعصبِ جہالت  
و عداوت سے اس صریح مفہوم کو تاویل کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ  
مضحکہ طفلان فرماتے ہیں سبحان اللہ۔ حضرت من الفاظ سے جو مفہوم  
تباہ و ہوتا ہے اُس کو تاویل کہنا مضحکہ طفلان و باز بچہ کو دکان ہے  
ذرا کتب اصول سے تعریف کر کے یہاں تاویل تو ثابت کیجئے اُس وقت  
آپ کے علم کا اندازہ ہو سکتا ہے اور مولف کا یہ فقرہ (شاید مولوی صاحب  
اپنے ذہن میں تصور فرمایا) نہایت ہی طرب انگیز ہے ایسا معلوم ہوتا ہے  
کہ کوئی انگریز یا کرستان اُردو بول رہا ہے۔ آپ نے تو خوب ہی اُردو  
کی مٹی پلید کی (تصور فرمایا) متعدی ہے اسلئے لفظ (نے) علامت  
فاعل تحریر کرنا ضروری ہے۔ خدا را کہ خواہد نام بدنام نہ کیجئے صحیح  
ایسا لکھئے (شاید مولوی صاحب نے اپنے ذہن میں تصور فرمایا) چونکہ آپ کو  
اولیاء اللہ سے سخت عداوت ہے اسلئے یہ شعر دیکھ کر آپ پریشان ہوئے  
کہ جب جناب غوث پاک نے تمام عالم کا معائنہ کر لیا تو اب رحمت اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کیا پوچھتا ہے۔ پس فضول تقریر سے ٹالا یہ نیچے  
کہ حیدر آباد میں اہل علم موجود ہیں آپ کی عدم لیاقت پر صناد کر دینگے  
اپنے گوش سے پنہ غفلت نکال کر ملاحظہ کیجئے کتاب ابرز مطبوعہ مصر  
لکھا ہے ولقد رأیت ولیا بلغ مقاما عظیما وهو آتہ یشاہد  
المخلوقات الناطقة والصامتة والوحوش والحشرات والسموات  
ونجومها والارضین وما فیہا وکرة العالم بأسرها تستمد منه وی  
یسمع اصواتها وکلامها فی لحظة واحدة الخ تحقیق دیکھائیں  
ایک ولی کو کہ پہنچ گیا بڑے مقام پر کہ وہاں سے کل مخلوقات ناطقہ  
وصامتہ ووحوش وحشرات اور آسمانوں اور تاروں اور تمام زمینوں  
وما فیہا کو دیکھتا ہے اور کرہ عالم کا معائنہ کرتا ہے اور سب کی آواز  
وکلام ایک لمحہ میں سنتا ہو ملاحظہ ہو کہ ولی مذکور میں یہ قوت تھی  
کہ جمیع کرہ عالم پیش نظر تھا پس اگر حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی  
جو نہایت اعلیٰ مقام پر پہنچے ہوئے ہیں اُن کیلئے مشاہدہ عالم شام  
ہو تو کیا عجب ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو نعمت غیر مترقبہ  
سے ماریا ب کرتا ہے مرقاة جلد (۲) صفحہ ۱۱ میں ملا علی قاری نقل  
عن القاضي فرماتے ہیں وذلك ان النفوس الذکية القد  
إذا تجردت عن العلائق البدنیة عرجت و انصلت بالملأ  
الاعلیٰ ولم یبق لها حجاب فترى اکل المشاہد بنفسها  
و باخبار الملائکة و ما فیہا من تیسرہ ملا علی قاری نے

یہ عبارت تحت حدیث صلوا علی فان صلواتکم تبلغنی حیث کنتم کے تحریر کی ہے۔ خلاصہ یہ کہ جہاں سے درود شریف مجھ پر بھیجے گا مجھ کو پہنچے گا یہ اس واسطے کہ نفوس زکیہ قدسیہ جبکہ مجرد اور خالی ہو جاتی ہیں علایق بنیہ سے تو عروج کر کے ملاء اعلیٰ فرشتوں سے مل جاتی ہیں اُن کیلئے کوئی حجاب باقی نہیں رہتا کل کامشاہدہ کرتے ہیں جب طرح اپنی ذات کا مشاہدہ ہوتا ہے یا ساتھ اخبار ملک کے جانتے ہیں اور اس میں ایک بھید ہے جس کو میسر اور آسان ہو وہی واقف ہے۔ یہی ملا علی قاری مرقاة المفاتیح جلد اول صفحہ ۵۲ میں تحریر کرتے ہیں قال ابو یزید قدس سرہ لو وقع العلم الف الف مرة فی زوایہ من ربی یا قلب العارف ما احسب حضرت مولانا جامی قدس سرہ نقفات الانس فی حضرات القدس کے صفحہ (۲۴۹) میں فرماتے ہیں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت عزیزان عسلیہ الرحمة والرضوان می گفتہ اند کہ زمین و نظرائں طایفہ چوں سفرہ ایست و ما میگوئیم کہ چوں روئے ناخن است هیچ از نظرائشاں غایب نیست یعنی حضرت بہاؤ الدین نقشبند فرماتے ہیں کہ حضرت عزیزان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی نظر میں زمین مثل ایک سفرہ کے ہے اور میں کہتا ہوں کہ مثل روئے ناخن کے ہے کوئی چیز اُن کی نظر سے غائب نہیں۔ شرح عین العلم جلد ۱ صفحہ ۱۲ میں ہے۔ فی رواۃ الطبرانی و ابونعیم عن الحارث بن مالک الانصاری قال مررت بالحبیب صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف اصحت یا حارث

قلت اجمعت مو مناحقا فقال انظر ما تقول فان لكل شئ حقيقة  
فما حقيقة ايمانك قلت قد عرفت نفسي عن الدنيا واسمهرت لذلك  
عینی علیہ واطمأنت بنہاری وکافی انظر الى عرش ربی بارزا وکافی  
انظر الى اهل الجنة يتزاورون فيها وکافی انظر الى اهل النار يتضاغون فی رواية يتعادون  
فقال احارث عوفی فالتزم وروایہ ابن عساکر قال له علیہ السلام وانت  
امرء نور الله قلبه فالزم ما ورثت بن مالک الانصاری کہتے ہیں کہ  
گذرا میں ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا اے حارث  
کیونکر صبح کی تونے میں نے کہا صبح کی میں نے اس حال میں کہ سچا ایمان  
ہوں پس فرمایا آپ نے کہ دیکھ کیا کہتا ہے تحقیق ہر شئی کیلئے حقیقت  
ہے پس کیا حقیقت ہے تیرے ایمان کی میں نے کہا تحقیق پہچان لیا  
میں نے اپنے نفس کو دنیا سے اور رات میں آنکھ کو بیدار رکھا اور پایا  
رہا میں دن میں اور گویا کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں اپنے پروردگار کے  
عرش کو ظاہر یعنی کھلم کھلا اور تحقیق میں دیکھتا ہوں اہل جنت کی طرف  
کہ وہ زیارت کر رہے ہیں اور دیکھ رہا ہوں طرف اہل جہنم کے کہ وہ شو  
کر رہے ہیں اور چلا رہے ہیں فرمایا آنحضرت نے کہ تو ایک مرد ہے کہ منور  
کر دیا اللہ تعالیٰ نے تیرے قلب کو پس لازم کر اس قسم کی اگر دس یا پنج  
روایتیں اور تحریر کر دیجائیں تو معلوم نہیں مؤلف صاحب کا کیا  
حال ہوگا چشم حق بیس چاہئے بغض و عناد کا کوئی علاج نہیں دیکھ  
جو مؤلف نے صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں تحریر کیا ہے کہ الحاصل بعد نماز مغرب و عشاء

کے انحراف قبلہ سے اور تعین سمت مزار کسی اور ولی سے کرنا اور کسی قدر  
 قدم ساتھ ہیئت نماز گزارنے والے تعظیم کرنے والے کے اُس طوط جانا  
 اور تذلل و خشوع تمام کرنا ہرگز درست نہیں بلکہ بعض علماء نے اس کو کفر  
 و شرک بتایا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ بہتہ الاسرار نہایت معتبر کتاب ہے  
 اُس میں جو از ضرب الاقدام الی العراق مذکور ہے اور شیخ عبدالحق محدث  
 دہلوی حنفی قادری اخبار الاخیار صفحہ ۲۳ میں جناب غوث پاک رضی اللہ  
 کے حالات شریفہ میں تحریر فرماتے ہیں فرمود رضی اللہ عنہ ہر کہ استعانت  
 کند بن در کرتے کشف کردہ شود آں کر بت از و دہر کہ منادی کند بنام  
 من در شدتے کشادہ شود آں شدت از و دہر کہ توسل کند بن لبوئے خدا  
 در حاجتے قضا کردہ شود آن حاجت مر اور او فرمود کسی کہ دو رکعت نماز پڑھے  
 بخواند و ہر رکعت بعد از فاتحہ سورہ اخلاص یا زدہ بار بعد از اں درود بفرماید  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد از سلام و بخواند آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم را  
 بعد از اں یا زدہ گام بجانب عراق برود و نام مرا گیر دو حاجت خود را از و گواہ  
 خداوندی بخواند حق تعالی آں حاجت او قضا گرداند۔ شیخ محدث دہلوی  
 کی عبارت سے واضح ہے کہ ضرب الاقدام الی العراق جائز اور باعث  
 قضاے حاجت ہے اور جامع علوم ظاہری و باطنی حضرت مولانا محمد باقر  
 آگاہ صاحب نے تو منکر دو گانہ قادریہ کا رد بخوبی کیا ہے اور ایک لفظ  
 اُس میں تحریر کیا ہے اُس کی عبارت بقدر ضرورت تحریر کی جاتی ہے۔  
 اُس رسالہ کا نام رد منکر دو گانہ قادریہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکماً و مصلیاً و مسلماً

عظما، علماء، اعلام و کبراء اولیاء، عظام کہ ارکان اسلام و اقطاب شرع  
 عالی مقام اند اتفاق کرده اند بریں کہ حضرت سید الاصفیاء و امام العلماء  
 جناب قطب الاقطاب سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ عنہ  
 وارضاءہ در اقامت شعائر شریعت و التزام احکام کتاب و سنت چنداں  
 مبالغہ داشتند و ہر صاحب حال کہ اندک فتور در تتبع شریعت باہر النور  
 دریافت می فرمودند بتبادیش ہمت می گماشتند کہ مزید بر آن متصور نبود  
 فرمودہ اند۔ ترجمہ آن ارشاد اینکه اگر کسی دو رکعت بگزارد و در ہر رکعت  
 بعد سورہ فاتحہ سورہ اخلاص یا زودہ بار بخواند و بعد سلام درود بخواند و یا زود  
 قدم جانب بندگان برود و بنام من توسل کردہ عرض حاجت نماید البتہ حاجت  
 او برآید ذکرہ الامام الحافظ العلامة العارف الشیخ نور الدین الشیطنوفی  
 فی بحیۃ الاسرار و الشیخ الامام الفقیہ المحدث العارف ابی الجا  
 الشیخ عبداللہ الیافعی فی خلاصۃ المقاصد و الشیخ الامام الحافظ  
 او علامۃ الشیخ محمد الدین الشیرازی فی روض الناظر و الشیخ  
 الامام المقدم شیخ الاسلام الشیخ محمد بن سعید الترمذی  
 فی ترمذہ النحوی و الشیخ الامام العلامة الشیخ شہاب الدین

القسطانی فی روض الزاہر والشیخ الامام العارف الربانی والعلامة المحتضن  
 الشیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر فی انوار الناطر والشیخ العارف بحر المعارف السید  
 عبدالقادر العیدروس فی الدر الفانر وغیرہ سن المشائخ والعلماء قدس اللہ امرہم  
 الحاصل ایں دو گانہ نماز دوشی یازدہ قدم بجانب عراق مشہور مشائخ وعلما  
 آفاق است تا حال کسی بریں عمل مبارک حرف نہ نہادہ دریں دوز با کلفت  
 بر اختلافی از جاہل مجہول رسیدہ کہ عبارتش بنایت رکیک و اتر معینش  
 از اں پوچ تر بلکہ کفر ترتیب تر است کہ منع دو گانہ قادریہ و منع یازدہ گام بجانب  
 عراق میکند بنا بر ایں رو آں واجب باشد تا جاہل دیگر اقدام کہ انی نکند۔  
 الی آخرہ یہ خلاصہ یہ کہ بڑے بڑے علماء او نہایت ذمی عظمت اولیا و کبار  
 جوارکان دین مبین و اقطاب شرع متین ہیں اس امر پر اتفاق کئے ہیں کہ  
 حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت شریعت و التزام احکام سنت  
 میں اس قدر مبالغہ رکھتے تھے کہ جہاں کسی صاحب حال کو من وجہ خلاف شرع  
 کرتے دیکھا فوراً اُس کی تادیب کی اور ایسی کمر بستہ باندھتے تھے کہ اُس سے  
 زیادہ متصور نہیں خود حضرت غوث پاک کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعت  
 نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص گیارہ بار  
 پڑھے اور بعد سلام درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے پھر  
 گیارہ قدم سمت بغداد چلے اور میرے نام کو وسیلہ کر کے خدا تعالیٰ  
 سے عرض حاجت کرے البتہ اُس کی حاجت برآوے گی چنانچہ عارف  
 نور الدین نے بیعت الاسرار میں لکھا ہے اور شیخ عارف فقیہ محدث عبداللہ

الیافی نے خلاصۃ المفاحر میں اور شیخ امام حافظ علامہ مجدد الدین شیرازی  
 کتاب روض الناظر میں اور شیخ الاسلام محمد بن سعید زنجانی نے کتاب تہ النواظر  
 میں اور شیخ امام علامہ شہاب الدین قسطلانی فی الروض الزاہر میں اور شیخ امام  
 حارف ربانی شیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر نے کتاب انوار الناظر میں اور  
 شیخ بحر المعارف عبدالقادر عیدروس نے کتاب در الفاخر میں تحریر فرمایا ہے  
 اور علاوہ ان حضرات کے بہت مشائخ و علمائے کبار نے اپنی اپنی کتابوں  
 میں اس کو تحریر کیا ہے پس یہ دو گانہ قادریہ وضرب الاقدام الی العراق  
 مشہور مشائخ و علمائے آفاق سے ہے آج تک کسی نے اس عمل مبارک کا  
 انکار نہ کیا مگر اس زمانہ میں بعض جاہل و مجہول احوال کی جانب سے کاغذ پر  
 اختلال پہنچا کہ اسکی عبارت نہایت لکیٹ اور اُس کے معنی تو اس سے بدتر بلکہ  
 قریب بکفر ہیں کہ دو گانہ قادریہ و یازدہ قدم بجانب عراق کو منع کرتا ہے  
 بنا برائیں اُس کار دو واجب ہے تاکہ کوئی دوسرا جاہل اُس کا اقدام نہ کرے  
 اور قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر مولفہ قاضی القضاۃ بحیر الدین  
 عبدالرحمن العیسیٰ صفحہ ۳۵ میں ہے خلاصہ اُس کا نقل کیا جاتا ہے کہ  
 شیخ علی البخاری فرماتے ہیں کہ میں نے سنا شیخ ابوالقاسم عمر سے اور انھوں  
 نے سنا شیخ عبدالقادر جلیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا آپ نے جو  
 شخص بوقت حاجت دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار الحمد اور  
 گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور بعد سلام درود شریف پڑھے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر اور گیارہ قدم سمت عراق چلے اور میرا نام لیکر

الیافی نے خلاصۃ المفاحر میں اور شیخ امام حافظ علامہ مجدد الدین شیرازی  
 کتاب روض الناطر میں اور شیخ الاسلام محمد بن سعید زنجانی نے کتاب تہ النواظر  
 میں اور شیخ امام علامہ شہاب الدین قسطلانی فی الروض الزاہر میں اور شیخ امام  
 عارف ربانی شیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر نے کتاب انوار الناطر میں اور  
 شیخ بحر المعارف عبدالقادر عیدروس نے کتاب در الفاحر میں تحریر فرمایا ہے  
 اور علاوہ ان حضرات کے بہت مشایخ و علمائے کبار نے اپنی اپنی کتابوں  
 میں اس کو تحریر کیا ہے پس یہ دو گانہ قادریہ وضرب الاقدام الی العراق  
 مشہور مشایخ و علمائے آفاق سے ہے آج تک کسی نے اس عمل مبارک کا  
 انکار نہ کیا مگر اس زمانہ میں بعض جاہل و مجہول الحال کی جانب سے کاغذ پر  
 اختلال پہنچا کہ اسکی عبارت نہایت لکیٹ اور اُس کے معنی تو اس سے بدتر بلکہ  
 قریب بکفر ہیں کہ دو گانہ قادریہ و یازدہ قدم بجانب عراق کو منع کرتا ہے  
 بنا برائیں اُس کا رد واجب ہے تاکہ کوئی دوسرا جاہل اُس کا اقدام نہ کرے  
 اور قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر مولفہ قاضی القضاۃ بحیر الدین  
 عبدالرحمن العیسیٰ صفحہ ۳۵ میں ہے خلاصہ اُس کا نقل کیا جاتا ہے کہ  
 شیخ علی الخباز فرماتے ہیں کہ میں نے سنا شیخ ابوالقاسم عمر سے اور انھوں  
 نے سنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا آپ نے جو  
 شخص بوقت حاجت دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار الحمد اور  
 گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور بعد سلام درود شریف پڑھے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر اور گیارہ قدم سمت عراق چلے اور میرا نام لیکر

وسیلہ گردانے تو خداوند تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کرے گا۔ صاحب کتاب کہتے ہیں اس عمل کا کئی بار تجربہ ہوا ہے اور کتاب انہار المغافر فی مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی مؤلفہ مولانا محمد غوث صاحب کے صفحہ (۲۳۰) میں ہے در مناقب غوثیہ نوشتہ است کہ ایں نماز را صلوات الاسرار میگویند و از موقوف غیاثی نقل کرده است کہ مسمی است بہ صلوات الحاجت و کام یازد ہم بجانب عراق زدہ ایں بخواند یا شیخ عبدالقادر شیعاً اللہ از دعوات غظمیہ و اسرار فیحہ و در قضاے حوائج از مجربات و معمولات شیوخ سلسلہ قادریہ است اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے رسالہ اتباع فی سلاسل الاولیاء میں فرماتے ہیں بدانکہ دو گانہ قادریہ از معمولات شیوخ قادریہ است و در قضاے حوائج تریاق مجرب است اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے زاد المتقین میں لکھا ہے۔ وقتی سخن در دو گانہ قادریہ کہ مسمی بہ صلوات الاسرار و شعار ایں سلسلہ عالی مقدار است افتاد فرمودند کہ شیخ عبدالوہاب خود ایں دو گانہ عالیہ رانمی گزارند و شیخ محمد بکری نیز انتساب باین سلسلہ عالیہ داشتند و بابت قائل نمودند فقیر عرض کرد کہ ذکر ایں دو گانہ عالیہ در ہجۃ الاسرار کردہ است پس ہجۃ الاسرار طلبیند فقیر نقل از انجا بر آورد۔ فرمود مگر نقل بایشان نرسیدہ باشد۔ اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے نزدیک ہجۃ الاسرار مسلم الثبوت ہے اور اُس میں جو دو گانہ عالیہ کا ذکر ہے وہ بھی جائز ہے پس قول الحاق مولف صاحب کا باطل ہوا اور کجی کتابیں دربارے جواز ضرب الاقدام الی العراق موجود ہیں اگر کل کی عبارتیں

پیش کیجائیں تو باعث طوالت ہے لہذا کتب مرقومہ بالا پر اکتفا کیا گیا اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا تسلیم کرنا استدلال عظیم ہے بنا علیہ بعض حضرات قادر یہ اس پر عمل کرتے ہیں اس میں کسی نوع کا شرک و کفر نہیں اور یہ دعویٰ کہ ہجۃ الاسرار میں بعض فسقائے احماق کر دیا ہے محض بے دلیل ہے اور قول بعض فسقائے ہرگز قابل سماعت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مرعیہ عمل عملاً لیس علیہ امونا فہورد کے یہ معنی ہیں کہ جو اعمال قبیحہ ایجاد کئے جائیں وہ منع ہیں اور جو اعمال حسنہ ہوں وہ ہرگز مصداق حدیث و خلاف شرع نہیں اگر آپ کو یہ بات پسند نہ آئے تو ازراہ غایت قول الجلیل مؤلفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مطالعہ کیجئے اور حسبہ را اعمال و اشغال انہوں نے نقل فرمایا ہے سب کو احادیث صحیحہ سے ثابت کیجئے در صورت عدم ثبوت از احادیث کیا آپ شاہ صاحب کو مصداق حدیث ٹھہراتے ہیں نفوذ باللہ من ذلک یاد رکھئے جو توجیہ آپ اُن اشغال و اوراد مخصوصہ کے بیان کریں گے وہی عمل مذکور کے ثبوت میں کافی ہے۔ آپ نے انحراف قبلہ جو تحریر فرمایا ہے اس سے کیا غرض ہے۔ اگر یہ مقصد ہے کہ یہ لوگ گنہگار انحراف قبلہ سے منہ پھیرتے ہیں تو محض غلط ہے کیونکہ یہ حضرات تو پھر جب نماز کا وقت آتا ہے تو رخ قبلہ کی طرف کرتے ہیں اور کمال خشوع و خضوع نماز پڑھتے ہیں۔ اگر انکار تھا تو پھر یہ قبلہ کی طرف کیوں مھکتے اور اگر صرف قبلہ سے منہ پھیرنا مراد ہے تو بایں معنی آپ اور آپ کے لوگ ہر روز

بعد ہر نماز کے قبلہ سے منحرف ہوتے ہیں۔ مثلاً نماز پڑھنے کے گھر کی طرف چلے تو پشت قبلہ کی طرف ہو گئی پس پوری طور سے قبلہ سے منحرف ہو گئے بہت عاقبت متوجہ ہونے سے پشت قبلہ کی طرف نہیں ہوتی مگر تم لوگ تو قبلہ کی طرف پشت کر کے اچھی طرح منحرف ہو گئے اور یہ جو لکھا ہے کہ یہ غیر خدا کی عبادت ہے لہذا کفر ہے محض غلط ہے کیونکہ ناشی بالاقدام شاہد بہت صلاۃ کو مانع ہے۔ جب کوئی بہت عراق خدہ قدم چلا تو صاف معلوم ہو گیا کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے کیونکہ بچہ بچہ جانتا ہے کہ بھلا کوئی نمازیں بھی چلتا ہے۔ پس شاہد بہت کا فور ہو گئی۔ فقہ اکبر ملاحظہ کیجئے کہ جب تک دلیل قطعی نہ ہو کسی مسلمان کو کافر نہ کہنا چاہئے اب فرمائیے کہ کفر کس پر لپٹا ہے افسوس چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ اور نفس قیام خاص عبادت خدا نہیں بلکہ سوائے خداوند تعالیٰ کے تعظیماً قیام اوروں کیلئے بھی آیا ہے کتب حدیث کا مطالعہ کیجئے یہاں طول دنیا ضرور نہیں قول صفحہ (۲۱) اور بہت جگہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قولہ تعالیٰ و مہرجو لکم من الاعراب منافقون و مراہل المدینۃ مردوا علی النفاق <sup>تعلیم</sup> و نحن نعلمہم اقول مولف کی یہ غرض ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ آپ منافقوں کو نہیں جانتے ہیں ہم جانتے ہیں اس سے عدم علم غیب کا ثبوت ہو گیا یہ آیت سورہ براءت میں ہے اور اس کے پیشتر یہ آیت لقولہم جو سورہ محمد میں ہے نازل ہوئی چنانچہ تفسیر اتقان بحث ترقیب نزول سورہ میں یہاں ہے کہ سورہ محمد جس کو سورہ قتال بھی

کہتے ہیں پہلے نازل ہوئی اور سورہ براءت بعد نازل ہوئی اور جب یہ مستحق ہو چکا کہ آیت لتعرفنہم پہلے ہے آیت لاتعلمہم ونخبرنعلیہم سے تو وہ صاحب کے استدلال کا بطلان واضح ہو گیا۔ جبل کی جلد رابع میں ہے

معنی الآیۃ وانک یا محمد لتعرض المنافقین فیما یعرضون بہ من القول مرتحبین امرک وامر المسلمین وتقیحہ والاستہزاء بہ فکا اشد هذا لایکلم منافق عند المنی صلی اللہ علیہ وسلم الا عرفہ بقولہ ولستدل بنحوائے کلامہ علی فساد باطنہ ونفاقہ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اے محمد تم منافقین کا اصول باطنی اُن کے فحوائے کلام وغیرہ سے پہچان لیتے ہو دیکھئے آیت لاتعلمہم ونخبرنعلیہم کے نازل ہونیکے پیشتر ہی خود خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اُن کے کج قول اور مقضائے کلام استہزاء وغیرہ سے حال منافق جانتے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیت لاتعلمہم کے پہلے ہی آنحضرت کو علم منافقین تھا من بعد آیت لاتعلمہم نازل ہوئی اب اگر کوئی کہے کہ باوجود علم لاتعلمہم کیوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس وجہ مطابقت یہ ہے کہ پہلے آپ کو علم منافقین اُن کے فحوائے کلام و کج قول سے تھا کہ آپ اُن کے انداز کلام اور طرز مرام سے پہچان لیا کرتے تھے گویا اس طریق سے علم حاصل تھا اور طریق آخر وحی الہی سے نہ تھا پس ثبوت علم من وجہ اور عدم اُس کا بطریق آخر دونوں کا اجتماع ہو سکتا ہے اسی نظر سے اللہ تعالیٰ نے دونوں باتیں بیان کر دیں کہ یا رسول اللہ آپ منافقوں کو جانتے اور اُن کے فحوائے کلام وغیرہ سے پہچانتے ہیں

اور پھر نفی علم بالوحی کو آیت لا تعلمہم نحن نعلمہم سے بیان کر دیا پس آیت  
 لا تعلمہم دلیل عدم علم غیب کی ہرگز نہ ہونی کمالا یحییٰ علی اہل العلم آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کے حال کی برابر خبر تھی۔ عینی شرح بخاری  
 جلد رابع صفحہ (۲۲۱) میں ہے۔ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجمعة فقال اخرج یا فلان انک منافق اخرج یا فلان  
 منافق فانج من المسجد انما یفصحہم اور شرح شفا ملا علی قاری جلد اول صفحہ (۲۲۱)  
 میں ہے قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان المنافقون من الرجال  
 ثلثمائة من النساء مائة وسبعین مردوں میں سے منافق تین سو تھے  
 اور عورتوں میں سے ایک سو ستر تھے اور عینی شرح بخاری کی وہ عبارت  
 پہلے ہم نے نقل کر دی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے حضرت خدیجہ کو احوال منافقین سے خبر کر دی تھی حضرت عمر کا یہ حال  
 تھا کہ اگر حضرت خدیجہ نہ ناز بخازہ کسی کی پڑھتے تو آپ اُس  
 کا اتباع کرتے اگر وہ نہ پڑھتے تو آپ بھی پڑھتے اور علامہ  
 ملا علی قاری نے مرقاة شرح مشکوٰۃ کی جلد خامس صفحہ ۶۱۸ میں فرمایا۔  
 (اولیس فیکم صاحب السر) ای صاحب السر البی صلی اللہ علیہ وسلم  
 (الذی لا یعلمہ) ای ذلک السر (غیرہ) ای غیر حذیقہ من تلک  
 الاسرار اسرار المنافقین وانسابہم اسرہا اللہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کما دل حدیثہ الخ اس سے بھی واضح ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بعض اصحاب کو علم احوال منافقین تھا پس تعریف

میں معرفت احوال منافقین اور وجہ سے ہے اور لا تعلمہم میں نفی دوسری  
 طرح سے بیان کرنا ضروری ہوا اور اگر تسلیم کیا جائے کہ آیۃ لا تعلمہم نحن  
 تعلمہم پہلے نازل ہوئی اور آیت لتعرفنہم اس کے بعد نازل ہوئی جیسا کہ  
 بعض کتب تفسیر سے مفہوم ہوتا ہے تب بھی ہمارے لئے مفید ہے کیونکہ  
 آپ پہلے بذریعہ حصول علم ماکان و مایکون احوال منافقین اجمالاً معلوم  
 ہی کر چکے تھے اور بذریعہ نحن قول و فحوائے کلام بھی جان لیا کرتے تھے  
 پس اس طریق سے حصول علم احوال منافقین تھا پس آیت لا تعلمہم  
 سے نفی علم تفصیلی تعلیم الہی کی ہے نہ کہ نفی علم من کل الوجوہ ہے پھر آیت  
 لتعرفنہم سے خدائے تعالیٰ نے اُسی علم احوال منافقین کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو پیشتر حاصل تھا بیان کر دیا کہ آپ تو فحوائے کلام و طرز سخن سے منافقین  
 کو پہچانتے ہیں پس اس صورت میں بھی ثبوت علم اکث طریقہ سے ہے  
 اور نفی علم بطریق آخر ہے۔ لہذا آیت مذکورہ عدم علم غیب کی دلیل کسی  
 طرح نہیں ہو سکتی کما ہوا الظاہر مولف صاحب نے صفحہ ۳۱ میں پھر اس  
 آیت کو تحریر کر دیا ہے حالانکہ پہلے کئی بار تحریر کر چکے ہیں قولہ تعالیٰ وعندہ  
 مفاتیح الغیب لا یعلمہا الاہو یعنی مفاتیح الغیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی  
 نہیں جانتا بیشک حق ہے کہ بالذات ان کا علم سوائے خدا کے اور کو نہیں  
 ہاں بالواسطہ علم ہو تو جائز ہے چنانچہ پہلے اس کی تحقیق گزر چکی چونکہ مولف  
 نے یہاں پھر لکھا ہے لہذا ہمیں بھی لکھنا ضرور ہوا۔ سوال یہ ہے کہ۔  
 مفاتیح الغیب کا علم سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اس کے کیا معنی ہے۔

احوال

اگر کہتے ہو کہ بالذات کوئی نہیں جانتا اور بالواسطہ بھی کوئی نہیں جانتا تو یہ غلط ہے کیونکہ یہ ہنزلہ سالیہ کلیہ کے ہے اس کا نقیض ایجاب جزئی ثابت ہے یعنی آپ کہتے ہو کہ مفاتیح الغیب سوائے خدا کے تعالیٰ کے کسی نوع سے کوئی نہیں جانتا میں کہتا ہوں کہ مسلم شریعت بخاری میں حدیث ہے اُس سے واضح ہے کہ آپ نے کل کی بات کی خبر دہی ہے

عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خبر<sup>عظمن</sup> ا

هذه الراية غدار جلا يفتح الله على يد يه يحب الله ورسوله

ويحب الله ورسوله فلما اصبح الناس على رسول الله صلعم

كلهم يرجون ان يعطاها فقال اين على بن طالب قالوا هو يا رسول الله

يشتك عينية فارسلوا اليه فاتي به فبصق رسول الله صلى الله

عليه وسلم في عينية فبراحت كانه لم يكن به وجمع فاعطاه الراية

الحديث متفق عليه بروز خیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ کل کے روز ایسے شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا کہ اُس کے ہاتھ

پر فتح ہوگی اور وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اُس کے رسول کو اور اللہ

اور اُس کا رسول اسکو دوست رکھتا ہے جب صبح ہوئی تو سب لوگ

آپ کے پاس آئے اس خیال سے کہ ہمیں دیں۔ پس فرمایا حضرت نے

کہاں حضرت علی ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اُن کی آنکھیں دیکھنے

آئی ہیں کہا بلاؤ اُن کو پس آئے۔ آپ نے انبالب مبارک اُن کی

آنکھوں میں لگایا جس سے وہ اچھے ہو گئے پس جھنڈا انہیں کو دیا

غور کا مقام ہے کہ جب کوئی کسی نوع سے مفاتیح الغیب جانتا ہی نہیں تو پھر یہ آنحضرت ﷺ نے کل کی بات کی خبر کیسے دی۔ پس یا تو یوں کہو کہ حدیث غلط ہے یا یوں کہو کہ آیت کا جو مطلب تراشے وہ غلط ہے دونوں کا اجتماع نہیں ہو سکتا کیونکہ اجتماع نقیضین محال ہے۔ بخاری شریف و مسلم شریف کی حدیث تو غلط نہیں ہو سکتی پس ثابت ہو کہ آپ کا تراشہ ہوا مطلب سوائے خداوند تعالیٰ کے کسی طور سے نہ بالذات نہ بالواسطہ کوئی جانتا ہی نہیں غلط اور رد ہو گیا۔ اور اگر یہ کہتے ہو کہ آیت میں بالذات نفی علم غیب ہے اور بالواسطہ خداوند تعالیٰ خبر و علم غیب عنایت کرتا ہے پس میں کہتا ہوں کہ یہی مطلب ہے چنانچہ علماء اہل سنت نے یہی مطلب بیان کیا ہے کما مر فی الفتاویٰ ابو داؤد میں ہے ہر سبھل بن الخطیئة انھم سار و امع رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا سیرحتے کان عشیۃ فجاء

فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا و کذا فاذا

لھو اذن علی بکرتۃ ابھم نطعنھم و نغمھم اجتمعوا لی حنین

تبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قال تلک الغنیمۃ المسلمین

غدا انشاء اللہ تعالیٰ ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ

کرام چلے یہاں تک کہ شام ہو گئی۔ پس ایک سوار نے آکر خبر دی کہ

یا رسول اللہ میں نے فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا کہ قبیلہ ہوازن اپنے

اونٹوں اور مال و اسباب کے ساتھ طرفین کے جمع ہیں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مسرے اور فرمائے کہ انشاء اللہ یہ کل کے روز پنج  
مسلمانوں کی غنیمت ہے یعنی ہمیں کل ان پر فتح ہوگی اور سب مال مسلمانوں  
لئے غنیمت ہو جائے گا۔ یہاں بھی حضرت مسیح نے کل کی خبر دی۔ اسی  
واقعہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بعض شخص کے متعلق خبر دی ہے  
کہ یہ جاے گئے اور پھر نے فلاں کی ہے یعنی اس جگہ فلاں شخص مارا  
جائے گا۔ چنانچہ جس طرح حضرت مسیح نے ارشاد فرمایا تھا اسی طرح ہوا۔ اس  
سے معلوم ہوا کہ باپی ارضی ثبوت کی خبر آپ نے دی کہ اس جگہ یہ  
شخص مر گیا پھر اسی طرح ہوا اور موطا امام مالک میں ہے کہ حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بیان کیا کہ میری زوجہ کے شکم میں لڑکی  
ہے اس سے واضح ہو گیا کہ مانی الارحام کی خبر حضرت صدیق اکبر نے  
دی۔ پس ظاہر ہو گیا کہ اگر تسلیم کیا جائے کہ مفاتیح الغیب سوائے  
خداوند تعالیٰ کے کسی نوع سے کوئی نہیں جانتا تو لازم آتا ہے کہ احادیث  
مذکورہ غلط ہو جائیں اور لازم باطل ہے پس ملزوم بھی باطل۔ یعنی  
احادیث مذکورہ تو باطل نہیں ہو سکتے۔ پس یہ کہنا کہ کسی نوع سے کسی کو  
غیر خدا کے علم مفاتیح الغیب نہیں باطل ہو گیا وہو المطلوب شیخ عبدالحق  
محدث دہلوی مفاتیح الغیب کے نسبت فرماتے ہیں۔ مراد آنسبے تعلیم  
الہی بحساب عقل صحیح کس اینہار اند اند الی قول مگر آنکہ ہے تعالیٰ از نزد  
خود بوحی والہام بہ اناند۔ یعنی ان پانچ چیزوں کو بالذات کوئی نہیں جانتا  
مگر وہ لوگ کہ اللہ تعالیٰ اپنی جانب سے بذریعہ وحی والہام ان کو معلوم

کرائے ہوئے صاحب صفحہ (۱۳) میں یادہ گوئی کرتے ہیں کہ مولوی صاحب  
 کی منطق درست نہیں ہوتی وہی جو اوپر جواب دیا گیا کہ ممکن ہے کہ انہی  
 غرض یہ ہے کہ نقطہ انا ہے اسکان نکلتا ہے ماشاء اللہ تعجب تو یہ ہے  
 کہ آپ بغیر علم منطق پڑھے منطق بولنے لگے اے جناب مقصود یہ ہے کہ  
 جو لوگ اس آیت و عندہ مفاتیح الغیب کو عدم علم غیب رسول کیلئے دلیل  
 لاتے ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ سوائے خدا کے کسی نوع سے کوئی  
 مفاتیح الغیب جانتا ہی نہیں تو عبارت شیخ سے ان کی تردید ہو گئی کہ بذریعہ  
 وحی والہام علم مفاتیح الغیب غیر خدا کو جائز ہے پس غرض وہاں باطل  
 ہو گئی اور حصر فی الآیہ بحسب الذات رہا اور بالواسطہ غیر خدا کو ممکن وجائز  
 رہا اور یہی علماء اہل سنت کہتے ہیں اب آپ ہی انصاف فرمائیے کہ  
 منطق درست ہوئی یا نہیں۔ اور تفسیرات الاحمدیہ فی الآیات الشرعیہ  
 میں ہے **وَلَا تَقُولُ اَعْلَمُ هَذِهِ الْاَحْمَدِيَّةُ وَاَنْ كَانَ لَا يَعْلَمُهَا**  
**اَحَدًا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ لَكُم مَجْزُورَانِ يَعْلَمُهَا مَرْتَبَانِ مَرْتَبَةً وَاُولَآئِہٖ بِقَرْنِیَّةٍ**  
**قَوْلُهُ اِنْ اَللّٰہُ عَلَیْہِم خَبِرَ اَعْلٰی اِنْ یَکُوْنُ اَلْخَبِرُ مَعْنٰی اَلْخَبْرَیْنِ اِکْرَہٌ**  
 ان پانچ چیزوں کا علم سوائے خدا کے کوئی جانتا نہیں مگر جائز ہے کہ خداؤ  
 تعالیٰ اپنے دوست اور اولیاء کو معلوم کرا دے کیونکہ اللہ تعالیٰ خیر  
 یعنی خبر دینے والا ہے۔ علامہ شنوانی جمع النہایہ فی بدایہ النحر والغایہ میں فرماتے  
 ہیں **قال بعض المفسرین لا یعلم ہذا الخمس علما لدینا ذاتیا بلا واسطہ**  
**الا اللہ فالعلم بہذہ الصنفۃ مما اختص اللہ تعالیٰ بہا واما ہوا**  
 سطرۃ

فلا یختص ب<sup>۱</sup> تعالیٰ بعض مفسرین کہتے ہیں ان پانچ چیزوں کا علم بالذات وبلا واسطہ صفت خاصہ باری تعالیٰ ہے اور بالواسطہ پس نہیں مختص ہے ساتھ اسد تعالیٰ کے اس سے کئی باتیں ثابت ہوئیں اولاً یہ کہ وہابیوں کا حصر باطل ہو کہ کسی نوع سے کوئی غیر خدا متعالیٰ غیب کو نہیں جانتا ثانیاً یہاں سے ظاہر ہو گیا کہ بالذات علم غیب خاصہ رب العزت ہے اور بالواسطہ ہرگز خاصہ نہیں پس بذریعہ وحی والہام علم غیب انبیاء و اولیاء کو عطا ہونا عین ہمارا ایمان ہے علامہ شیخ ابراہیم بجوری شیح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں ولہ یخبرہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللہ ان الاعداء ان اعلمہ اللہ تعالیٰ بہۃ الامور الخمسة یعنی نہیں تشریف لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے مگر بعد اس کے کہ معلوم کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان پانچ باتوں کو۔ اور شنوائی جمع النہایتہ میں فرماتے ہیں و هذا الحصر ینافی ان بعض الاولیاء لا کشف واجیب بان هذا الحصر بالنسبة للعامة للخاصة وقد ورد ان اللہ تعالیٰ لم یخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اطلعه علی کل شیء یعنی اس حصر سے معلوم ہوتا ہے کہ اولیاء کو کشف نہیں پس جواب یہ ہے کہ یہ حصر نسبت عام کے ہے خاص کے کما حقہ سے نہیں تحقیق وارد ہوا ہے کہ نہیں تشریف لیگئے آپ دنیا سے مگر یہ کہ مطلع کر دیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر شئی پر۔ کتاب الابریز صفحہ ۱۸۵ میں ہے قلت للشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فان علماء الظاہر من المجاہدین وغیرہم اختلفوا فی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم هل كان يعلم الخمسة المذكورات في  
قولہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعة الا یہ فقال کیف  
امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اهل التصرف  
مراقبہ الشریعة لا یملکہ التصرف الا بمعرفة هذا الخمس میں نے  
اپنے شیخ سے دریافت کیا علمائے ظاہر و متہین وغیرہم اختلاف کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پانچ چیزوں کو جو آیت میں مذکور  
ہیں جانتے تھے یا نہیں پس فرمایا کہ انکا علم کیونکر آپ پر خفی رہ سکتا ہے  
حالانکہ آپ کی امت میں سے ایک اہل تصرف نہیں ممکن ہے اُس کو  
تصرف کرنا سوائے معرفت ان پانچ چیزوں کے عینی شرح بخاری  
جلد اول صفحہ (۳۳۷) میں نفی خمس لا یعلمہا الا اللہ کے تحت میں ہے  
قال القرطبی لا مطمع لاحد فی علم شیئی فی ہذا الامور الخمسة بهذا  
الحديث وفسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قول اللہ تعالیٰ وعندہ  
مفاتیم الغیب لا یعلمہا الا هو بهذا الخمس قال من ادعی علم شیء  
منہا غیر تدالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذبا اس  
واضح ہے کہ ان پانچ چیزوں سے کسی چیز کے جاننے کا مدعی بائیں شرط  
کاذب ہے کہ اُس کی اسناد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف بخرا  
ہو پس واضح ہو گیا کہ ان اشیاء خمسہ کے اسناد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ درست ہے واضح ہو کہ اس خمس کی نسبت ایک  
اور تقریر کی جاتی ہے آیت کریمہ علمک ما لکم تعبد عند الفرقین


نکرتا

سلم الثبوت سے یعنی معلوم کرا دیا آپ کو وہ چیز جو آپ نے نہ جانتے تھے اب سوال یہ ہے کہ امور خمسہ تحت مالم تعلم سے یا نہیں اگر کہتے ہو کہ مالم تعلم میں امور خمسہ داخل ہیں تو اس کے نقیض تعلم کے تحت میں ضرور داخل ہوں گے کیونکہ ارتفاع نقیضین محال ہے پس ثابت ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پانچ باتوں کو جانتے تھے اور اگر کہتے ہو کہ مالم تعلم میں داخل ہے تو اب علمک سے ان کا علم ہو گیا وہو المطلوب زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر کل رشتہ روشن ہو گئے اور آپ نے اول سے آخر تک کا احوال بیان فرمایا اور آپ کو علم ماکان و مایکون مرحمت ہوا چنانچہ ترمذی و بخاری شریف و نسائی شریف و دیگر کتب احادیث کا حوالہ فتویٰ میں تحریر کیا گیا ہے جو چاہے بغور مطالعہ کرے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہر شئی کا علم آپ کو دیدیا گیا تسلیم کیا جائے تو آیت و لقد ارسلنا مرقیلاً منہم مرقیضنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک کے خلاف ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ ملا علی قاری مرقاة جلد (۱) صفحہ (۵۰) میں فرماتے ہیں وعن الامام احمد عن ابی امامۃ عن ابی ذر قلت یا رسول اللہ حکم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائة الف اربعة وعشرون الفاً الرسل من ذلک ثلاثا و خمسة عشر ابو ذر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ انبیاء کی کس قدر تعداد ہے آپ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار ان میں سے تین سو پندرہ رسول ہیں اس حدیث سے واضح

وہوالمطلوب

ہے کہ کل انبیاء کی مقدار آپ کو معلوم تھی اور آیت سے معلوم ہوتا ہے  
 کہ بعض کی خبر آپ کو نہیں تھی تو منافاة حدیث و آیت میں ہوئی اس لئے  
 ملا علی قاری فرماتے ہیں وہذا لا یسلف فی قوله تعالیٰ ولقد ارسلنا رسلنا من  
 قبلك منهم من قصصنا علیک ومنهم لم نقصص علیک لان المنفی و  
 هو التفصیل والثابت هو الاجمال والنفی مقید بالوحی الجلی والثبوت  
 متحقق بالوحی الخفی۔ فرماتے ہیں کہ حدیث مخالف آیت نہیں کیونکہ نفی  
 تفصیل کی ہے اور ثبوت علم اجمال ہے یا نفی وحی جلی کی ہے اور ثبوت  
 وحی خفی سے ہے اب منافاة جاتی رہی آیت میں جو نفی ہو رہی ہے کہ  
 بعض کا قصہ ہم نے بیان کیا تو یہ معنی کہ یا تو تفصیلاً نہ بیان کیا یا یہ کہ  
 ساتھ وحی جلی کے نہ بیان کیا اور وحی خفی سے آپ کو معلوم ہے اور  
 بعض لوگ تلقیح ترک کو دلیل عدم علم غیب قرار دیتے ہیں جواب یہ ہے  
 شفا و شرحہ للملا علی قاری کے جلد اول صفحہ (۷۲۰) میں (خصمہ من الاطلام  
 علی جمیع مصالح الدنیا والدین) ای ما یتم بہ اصلاح الامور الدنیائی  
 والاخریۃ واستشکل بانہ صلی اللہ علیہ وسلم وحید الانصار  
 لیحقون الفضل فقال لو ترکتموه فترکوه فلم یخرج شیئاً واخرج  
 شیئاً فقال انتم اعلم بما مردنیاء کم واجیب بانہ انما کان  
 ظنامہ لا وحیاً قال الشیخ السیدی محمد السنوسی اراد انہ  
 یحملہم علی خرق العوائد فی ذلک الی باب التوکل وما هنالك  
 فلم یتثنوا فقال انتم اعرف بدينا صم ولوا متثلوا و تعملوا فی سبیلہ

ملا علی

وسنتین لکھو اور ہذا المحنت انتھی پڑا تن نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع جمیع مصالح دنیا و دین کے ساتھ خاص  
 کیا شارح نے ایک اشکال تلیقح تمر کا پیش کر کے جواب اُس کا شارح نے  
 شیخ سنوسی سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرقہ طحلات، حواہد  
 پر بنیچختہ کرنے کا اور باب توکل کی طرف منتہی ہونیکا ارادہ کیا تھا انھوں  
 نے فرمایا کہ اسی نہ کی اور جلدی کی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے دنیا کے کام کو  
 تم بخوبی جانتے ہو اگر وہ سال دو سال تلیقح نہ کرتے اور ترک تلیقح میں آپ کی  
 پیروی کرتے تو اس محنت تلیقح سے چھوٹ جاتے اس کے بعد شارح فرماتے  
 ہیں وہو فی غایۃ اللطافۃ اور یہ جواب نہایت ہی لطیف ہے معلوم ہوا  
 کہ ملا علی قاری نے اس کو نہایت پسند کیا اور یہی ملا علی قاری نے شرح شفا  
 جلد ثانی صفحہ (۳۳۸) میں ایک عبارت نقل کی ہے بخوف طوالت ہم  
 نقل نہیں کرتے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ تلیقح تر سے جو آپ نے منع فرمایا  
 تھا اُس میں آپ مصیب  یعنی آپ سے غلطی نہیں ہوئی تھی مگر صحابہ  
 کرام نے جلدی کی اگر سال دو سال نقصان ثمر پر صبر کرتے تو پل بکثرت لگتے  
 جس طرح کہ بوقت تلیقح تر بکثرت ثمر ہوتے تھے پس حدیث مذکور دلیل عدم  
 علم غیب نہیں ہوئی کما ہوا الظاہر قولہ صفحہ ۳۳۸ قال النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی  
 ارجع متفق علیہ صحیح بخاری میں ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے قسم ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کی میں غیب نہیں جانتا ہوں کہ میرے

ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا حالانکہ میں رسول اللہ تعالیٰ کا ہوں  
**اقول** مؤلف نے حدیث مذکور کو دلیل عدم علم غیب قرار دی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر نہ تھی کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ  
کیا معاملہ ہوگا اور جب کہ اس بات کی خبر نہیں تو بھلا علم غیب کیونکر ہو سکتا ہے  
پس ظاہر ہو گیا کہ اعتقاد مؤلف کا یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
اپنے حال کی مطلق خبر نہ تھی اور پہلے ہی ترجمہ فتویٰ میں لکھا ہے کہ آپ کو  
اپنی نجات کا یقین نہ تھا اور محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید  
والشک میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حین حیات اپنے خاتم  
النبیہ کی خبر نہ تھی کہ کیسا ہوگا اور دیگر وہابیوں نے بھی اسی نجدی کا اتباع کر  
یہی مضمون لکھا ہے ان کے نزدیک حدیث مذکور منسوخ نہیں ہے جب ہی  
تو یہ لوگ اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو عدم علم غیب کی دلیل قرار  
دیتے ہیں اگر منسوخ تسلیم کر لیں کہ یہ پہلے کا واقعہ تھا من بعد آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کو معلوم کرادیا گیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا چنانچہ فتویٰ میں  
مندرج ہے کہ بخاری شریف میں ہے کہ جب آیت کریمہ لیغفرلک اللہ ما تقدم  
من ذنبک وما تاخر نازل ہوئی اس وقت صحابہ کرام نے کہا ہنیئاً لک  
یا رسول اللہ لقد بدیر اللہ ماذا یفعل بک الخ حضور کو مبارک ہو کہ  
تحقیق بیان کر دیا اللہ تعالیٰ نے وہ چیز جو آپ کے ساتھ کر گیا اور دوسری  
آیتیں و حدیثیں فتویٰ میں مذکور ہو چکیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
بکلی یقین تھا کہ میرے ساتھ نہایت عمدہ معاملہ ہوگا یہاں مکرر لکھنا کیا

ظہور ہے پس ہرگز ہرگز حدیث منسوخ کو دلیل نہ گردانیں مگر یہ وہابی لوگ  
 عداوت قلبی سے مجبور ہیں بوجہ شقاوت ازلی و بغض دلی حدیث مذکور کو  
 منسوخ نہیں کہتے بلانسوخ اسی پر اپنا اعتقاد رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حیات رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا افسوس صد افسوس اے حضرات  
 اہل سنت و جماعت بغور ملاحظہ کرو کہ کیسا ان لوگوں کا پلید اعتقاد ہے کس  
 درجہ یہ لوگ گستاخ ہیں الامان الامان تنقیص شان مصطفوی میں کوئی دقیقہ  
 باقی نہیں رکھا بلا سے ایمان گیا تو کیا مگر غبار تعصب تو ظاہر و نمایاں ہو گیا یہ لوگ  
 بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کرتے ہیں وہ صرف چالاکی  
 اور عیاری اور ابلہ فریب سے چنانچہ مؤلف نے بھی ضمیمہ رسالہ علم غیب میں  
 حوام کا لانعام کو فریب دینے کی غرض سے چند احادیث نقل کی ہیں کہ ہم بھی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کرتے ہیں افسوس صد افسوس اگر  
 آپ کا اعتقاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت درست ہوتا تو آپ اخیر کتاب  
 میں کیوں کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حال کی خبر نہ تھی کہ میرے  
 ساتھ کیا معاملہ ہوگا آپ کا تو یہی اعتقاد ہے اور سب وہابیوں کا یہی اعتقاد  
 ہے جیسا کہ ہم نے اوپر تحریر کر دیا اب اگر ذرا فیرت و غم ہے تو یہ ثابت  
 کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا اور آپ کو  
 یہ معلوم نہ تھا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا پھر میں کہتا ہوں کہ اگر آپ  
 سچے ہیں تو ثابت کیجئے تاکہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی روح بھی خوش ہو جائے  
 کہ جو سے ثبوت نہ ہو سکا مگر پوت سپوت کچھ ہاتھ پاؤں مار رہا ہے آپ

آمادہ تو ہو جائیے پھر دیکھئے اہل حق اغنی علمائے اہل سنت و جماعت  
کیسی خبر لیتے ہیں اب میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ جملہ اہل سنت و جماعت  
کو دہائیوں سے بچائے اور ان کے مکر و فریب و زور سے محفوظ رکھے اور  
ان لوگوں کو اس گستاخی (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا  
یقین نہ تھا) کی سزا دینا و آخرت میں دیوے آمین یا رب العالمین آخر  
دعوانا ان الحمد لله رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا  
محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

## کتاب الخیر

قطبہ تاریخ از رشید کلک گوہر سلک عمدۃ الافاضل مولانا مولوی  
ابوالعالیٰ شیخ عبدالقادر صاحب قیصر شری فاضل فراع تحصیل  
مدرس نظامیہ جامعہ مجلس اشاعت العلوم

چوایں مرجع غیب ہ صواب	بر دو ہا بیہ شد لاجواب
سن ہر شش گفت قیصر شری	خمسایں کلام و عجیب است

ہمارے طبع میں یہ قسم کی چھپائی نہایت عمدہ اور وعدہ پر مولیٰ ہے  
(کشت تھر محمد علی ایک عثمان پریر حارینا حیدر)

آمادہ تو ہو جائیے پھر دیکھئے اہل حق اغنی علمائے اہل سنت و جماعت  
 کیسی خبر لیتے ہیں اب میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ جملہ اہل سنت و جماعت  
 کو دہائیوں سے بچائے اور ان کے مکر و فریب و زور سے محفوظ رکھے اور  
 ان لوگوں کو اس گستاخی (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا  
 یقین نہ تھا) کی سزا دینا و آخرت میں دیوے آمین یا رب العالمین آخر  
 دعواتنا ان الحمد للہ رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا  
 محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

## کتاب الخیر

قطبہ تاریخ از رشید کلک گوہر سلک عمدۃ الافاضل مولانا مولوی  
 ابوالعالی شیعہ عبدالقادر صاحب قیصر شریف فاضل فراع تحصیل  
 مدرسہ نظامیہ و مجمع مجلس اشاعت العلوم

چوایں مرجع غیب ہ صواب	بر دو ہا بیہ شد لاجواب
سن ہر شش گفت قیصر شریف	خیمیں کلام و عجیب است

ہمارے مطبع میں یہ نسخہ کی چھپائی نہایت عمدہ اور وعدہ پر مولیٰ ہے  
 (مستثنیٰ ہے محمد علی الک عثمان پریس حارینا جدید)

# غلط نام مرجع غیب

صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح	صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح	صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح
۴	۳	۲	۱	۳	۲	۱	۲	۳	۲	۱	۲
۴	۳	۱۰	۵۸	۱۸	۱۵	۱۵	۱۵	۴	۳	۲	۱
حیاتہ	حیانہ	۵۹	تعلیم	تعلیم	۱۶	۱۶	تعلیم	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
جانب	جانب	۶۲	برگزیدہ	برگزیدہ	۱۱	۲۳	برگزیدہ	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
آیتیں	آیتیں	۶۹	الایۃ والہ	الایۃ والہ	۱۰	۲۴	الایۃ والہ	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
بھی	بھی	۷۷	انبیاء کا	انبیاء کا	۶	۲۸	انبیاء کا	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
زاویۃ	زاویۃ	۸۸	سیف	سیف	۵	۲۹	سیف	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
اصححت	اصححت	۸۸	فتاویٰ	فتاویٰ	۱۰	۳۰	فتاویٰ	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
اصححت	اصححت	۸۸	اس لئے	اس لئے	۶	۳۱	اس لئے	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
تیزاؤن	تیزاؤن	۸۸	حضرت عمر	حضرت عمر	۱۰	۳۲	حضرت عمر	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
کافی	کافی	۸۸	اتری	اتری	۶	۳۳	اتری	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
کافی	کافی	۸۸	سر رکھی	سر رکھی	۱۰	۳۴	سر رکھی	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
منہ	منہ	۸۸	آنچہ	آنچہ	۶	۳۵	آنچہ	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
عند النبی	عند النبی	۸۸	مزار	مزار	۱۰	۳۶	مزار	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
منافق	منافق	۸۸	سوالہم	سوالہم	۶	۳۷	سوالہم	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
"	"	۸۸	بسیل	بسیل	۱۰	۳۸	بسیل	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
انناھم	انناھم	۸۸	نہا	نہا	۶	۳۹	نہا	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
سالبہ کلیمہ	سالبہ کلیمہ	۸۸	الدنہ	الدنہ	۱۰	۴۰	الدنہ	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
خیبر	خیبر	۸۸	هو النبی	هو النبی	۶	۴۱	هو النبی	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
عدوا	عدوا	۸۸	فینا النبی	فینا النبی	۱۰	۴۲	فینا النبی	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
مسند	مسند	۸۸	النبی	النبی	۶	۴۳	النبی	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
غیب	غیب	۸۸			۱۰	۴۴		۳۲	۳۲	۳۲	۳۲

فَارَیظَرْ عَلَی عَیْبِ الْاِمْرِ اَتَضَرُّ مِنْ سُوْلِ

# مَرْجِعِ نَبِی

مُؤَلَّفٌ

مولوی سید غوث الدین صاحب سنی خفی قادری

مدرس مدرسہ نظامیہ

در عثمان پرجا مینا حیات آباد کراچی طبع شد